Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیراحمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویراحمدناصرایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 27

شرح چندہ
سالانہ 500روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45پاؤنڈیا70ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50یورو

www.akhbarbadrqadian.in

14 شعبان 1433 ہجری قمری۔ 5وفا 1391 ہش 5 جولائی 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم ایدامامنابروح القدس وبارک لنافی عمرہ وامرہ۔

یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ○ اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ وَیَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَہُوۡنَ○ (المائدہ آیت ۹۲-۹۱)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کردے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم باز آجانے والے ہو؟

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قَالَ کُنۡتُ سَاقِیَ الۡقَوۡمِ یَوۡمَ حُرِّمَتِ الۡخَمۡرُ فِیۡ بَیۡتِ اَبِیۡ طَلۡحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ وَمَا شَرَابُہُمۡ اِلَّا الۡفَضِیۡخُ الۡبُسۡرُ وَالتَّمۡرُ فَاِذَا مُنَادٍ یُّنَادِیۡ فَقَالَ اخۡرُجۡ فَانۡظُرۡ فَخَرَجۡتُ فَاِذَا مُنَادٍ یُّنَادِیۡ اَلَا اِنَّ الۡخَمۡرَ قَدۡ حُرِّمَتۡ قَالَ فَجَرَتۡ فِیۡ سِکَكِ الۡمَدِیۡنَۃِ فَقَالَ لِیۡ اَبُوۡ طَلۡحَۃَ اخۡرُجۡ فَاَہۡرِقۡہَا وَہَرَقۡتُہَا۔ (صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب تحریم الخمر صفحہ ۲۳۳ جلد پنجم)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا ابوطلحہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا ایک ہی ایکا سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابوطلحہ نے کہا نکل کر دیکھ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ شراب حرام ہو گئی ہے پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ مُنادی ہو گئی ابوطلحہ نے مجھ سے کہا اٹھ جا اور بہا دے شراب کو۔

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قَالَ وَلَاۤ اَعۡلَمُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مُسۡکِرٍ خَمۡرٌ وَّ کُلُّ خَمۡرٍ حَرَامٌ

۔(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب تحریم الخمر صفحہ ۲۴۹ جلد پنجم)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’جب انسان تعصب اور فاسقانہ زندگی سے اندھا ہو جاتا ہے تو اُسے حق اور باطل میں فرق نظر نہیں آتا ہر ایک حلال کو حرام اور ہر ایک حرام کو حلال سمجھتا ہے اور نیکی کے ترک کرنے میں ذرا دریغ نہیں کرتا شراب جوام الخبائث ہے عیسائیوں میں حلال سمجھی جاتی ہے مگر ہماری شریعت میں اس کو قطعاً منع کیا گیا ہے اور اس کو رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ کہا گیا ہے کیا کوئی پادری ہے جو یہ دکھاوے کہ انجیل میں حرمت شراب کی لکھی ہے بلکہ شراب ایسی متبرک خیال کی گئی ہے کہ پہلا معجزہ مسیح کا شراب کا ہی تھا تو پھر دلیری کیوں نہ ہو جو بڑا پرہیز گاران میں ہوگا وہ کم از کم ایک بوتل برانڈی کی ضرور استعمال کرتا ہوگا چنانچہ کثرت شراب نے ولایت میں آئے دن نئے نئے جرائم کو ایجاد کر دیا ہے۔۔۔ قمار بازی میں اتلاف حقوق ہوتا ہے شراب نوشی کے ساتھ دوسرے گناہ مثل زنا، قتل وغیرہ لازمی پڑے ہوئے ہیں جہاں تک ہمیں مجرموں کے حالات سے شہادت ملتی ہے وہ یہ ہے کہ شراب سے زنا ترقی کرتا ہے چنانچہ شراب نوشی میں اس وقت یورپ اول درجہ پر ہے اور زنا میں بھی اول نمبر پر۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یَسۡئَلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ: لڑائی میں سپاہی کو شراب پلا دیتے ہیں تا کہ اس کی مزاج میں رحم وغیرہ نہ رہے اور وہ اندھا دُھند تلوار چلاتا جائے۔ اِس لئے صحابہؓ نے شراب کے متعلق سوال کیا۔ پھر لڑائی کیلئے اخراجات کی ضرورت ہے عرب میں ایسے موقع پر یہ دستور تھا کہ بڑے بڑے امیر لوگ جوآ کھیلتے جو ہارتا اس کے ذمہ قحط اور ضرورتوں کا خرچ ہوتا۔ عرب کے بعض شعروں میں پایا جاتا ہے کہ وہ ہارنے کو بہت پسند کرتے تھے اور اپنی ہار کو فخر سے بیان کرتے تھے۔ اسکی بھی یہی وجہ تھی کہ ایسے لوگوں کے ذمہ تمام اخراجات ہو جاتے اور قحط میں سارے غریبوں کا نان ونفقہ اسی کو دینا پڑتا چونکہ اس میں ایک نیکی کا موقع ملتا تھا اس لئے وہ تفاخر کرتے تھے۔

اس پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان میں بڑی بدکاری ہے۔ بے شک غرباء کو نفع پہنچتا ہے نَفۡعِہِمَا کے یہی معنے ہیں مگر اس بدکاری کا جو نتیجہ ہے وہ سخت گندہ ہے۔ اس کے مقابل میں اس نفع رسانی کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ جب ان کے ذمہ یہ اخراجات پڑتے اور پاس ایک کوڑی بھی نہ ہوتی تو ناچار ان کو آرمینیا اور کاکس تک ڈاکہ زنی کرنی پڑتی۔ جب صحابہؓ نے خمر ومیسر کے متعلق حکم سنا تو معًا ان کے دلوں میں خیال پیدا ہوا مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ پھر خرچ کہاں سے آوے۔ فرمایا اَلۡعَفۡوَ جو تمہاری حاجت اصلی سے زیادہ ہو۔ مٹھی بھر جو جمع کرو خدا تعالیٰ اسی میں برکت ڈال دے گا۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۶ اپریل ۱۹۰۹ بحوالہ حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۵۶-۳۵۷ مطبوعہ ۲۰۰۵)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

الخیر کلہ فی القرآن

بھلائی سب کی سب قرآن میں ہے (قسط: سوم)

قارئین! دنیا آج جن مسائل سے دوچار ہے قرآن مجید نے اُن کا احسن طریق سے حل پیش فرمایا ہے اور اُس طریق پر چل کر ایک نیک و صالح معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے اس کی مثال تاریخ میں موجود ہے۔ انشاء اللہ۔ صرف ایک مثال شراب خوری کو سامنے رکھیں اور جائزہ لیں۔

شراب نوشی اور اس کے خطرناک نتائج سے ہم میں سے ہر ایک واقف ہے کتنے ہی گھروں کو اس نے برباد کر دیا بقول شاعر:۔ مے کدے میں کس نے کتنی پی خدا جانے مگر میکدہ تو میری بستی کے کئی گھر پی گیا

لیکن ان سب کے باوجود روز بروز شراب پینے والوں یعنی شرابیوں اور شراب کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ حکومتیں اور ممالک اور دیگر رفاہی تنظیمیں اس لعنت سے نجات دلانے کیلئے کوششیں نہیں کررہی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُن کی تمام کوششیں رائیگاں جارہی ہیں اور شراب لابی کے آگے ہر کوئی بے بس اور بے دم نظر آرہا ہے۔ اس کی تازہ مثال W.H.O (عالمی صحت آرگنائزیشن) کی ہے۔ جس نے سال ۲۰۱۲ء کی شروعات میں یعنی جنوری میں عالمی پیمانے پر شراب خوری میں کٹوتی کے لئے اپنا ایک مطمح نظر رکھا تھا کہ فی انسان دس فیصد شراب کا استعمال کم کیا جائے۔ اس اعلان کا ہر جگہ استقبال کیا گیا لیکن جب مارچ میں WHO نے اپنے عالمی مقاصد کے مطمح نظر کا گذشتہ ۲۲ مارچ کو دوبارہ جائزہ لیا تو چپکے سے شراب کے بارے میں مطمح نظر کو ہٹا دیا اس مطمح نظر میں اس بات کا اعلان بھی شامل تھا کہ ۲۰۲۴ء تک شراب بکثرت استعمال کرنے والوں کی تعداد میں بھی ۱۰ فیصد کی کمی کی جائے گی۔

عالمی صحت آرگنائزیشن کا ادارہ اس بات کو قبول کرتا ہے کہ شراب کے زیادہ پینے سے نقصان ہوتا ہے۔ اور اس بات کا اقرار ہے کہ ۲۹۔۱۵ سال کی عمر والے نوجوانوں میں غیر قدرتی طور پر جو موتیں ہوتی ہیں اُن میں سے ۹ فیصد شراب کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ سالانہ 3.2 لاکھ نوجوان ساری دنیا میں شراب کی وجہ سے مرتے ہیں۔ دنیا میں آدمیوں کی جو کل موتیں ہوتی ہیں ان میں سے 6.2 فیصد شراب کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود W.H.O بے بس و مجبور ہے۔

وطن عزیز بھارت میں شراب کا استعمال کچھ زیادہ ہی ہے۔ تقریباً 625 لاکھ آدمی شراب پیتے ہیں اور فی آدمی شراب کا استعمال چار لیٹر سالانہ ہے۔ پنجاب میں شراب اور نشوں کی اتنی کثرت ہوگئی ہے کہ اب برسر عام سنجیدہ طبقہ اعلان کر رہا ہے کہ پنجاب میں پانچ ندیاں تو تھیں لیکن اب چھٹی ندی شراب اور نشے کی بہہ رہی ہے۔

(مندرجہ بالا اعداد و شمار اخبار دینک سویرا بتاریخ ۴ مئی ۲۰۱۲ صفحہ پانچ سے لئے گئے ہیں)

قارئین کرام! آیئے شراب کی ممانعت کے متعلق مذہبی نقطہ نگاہ سے غور کریں۔ دنیا کی اہم مذہبی کتب نے شراب کے استعمال سے منع کیا ہے اور اسے برا جانا ہے۔ ہندو مذہب کی مقدس کتاب منوسمرتی میں درج ہے کہ:۔

पानमक्षा: स्त्रियश्चैव मृगया च यथाक्रमम् ।
एतत्कष्टतंम विद्यच्चतुष्कं कामजे गणे ।

(بحوالہ منوسمرتی ادھیائے ۷ منتر ۵۰ ناشر چوکھمبا سنسکرت سنستھان بنارس ۱۹۸۲ء۔)

یعنی شراب خوری۔ جوا۔ غیر عورتوں (سے تعلق) اور شکار کو انتہائی تکلیف دہ جانو۔

اس کتاب منوسمرتی میں یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی شراب کے پیالے سے پانی پی لے تو اُسے توبہ کرنے کیلئے ''شنکھ پشپی'' سے توبہ کرنی چاہئے۔ (بحوالہ ۱۱/۱۴۵)

حضرت گوتم بدھ علیہ السلام نے شراب کی حرمت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

यो पाणमतिपातेति मुसावादञ्च भासति ।
लोके अदिन्नं आदियति परदारञ्च गच्छति ।।

(بحوالہ دھمپد شلوک نمبر ۲۴۷۔۲۴۶) ناشر ماسٹر کھیلاڑی لال اینڈ سنز کچوڑی گلی بنارس۔ مترجم ہندی آچاریہ بھکشو دھرم رکھشت ایم۔اے)

ترجمہ: جو جیو ہتیا کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، چوری کرتا ہے، غیر عورتوں سے تعلقات کرتا ہے، شراب پیتا ہے وہ اس دنیا میں اپنی ہی جڑ کھودتا ہے۔

عہد نامہ قدیم میں لکھا ہے کہ: ''مے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے۔ اور جو کوئی ان سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں'' (بحوالہ عہد نامہ قدیم امثال باب ۲۰ آیت ۱۔۲)

عہد نامہ جدید میں لکھا ہے کہ ''کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے۔ نہ بُت پرست نہ زناکار نہ عیاش، نہ لونڈے، نہ چور، نہ لالچی نہ شرابی۔ نہ گالیاں لکھنے والے نہ ظالم۔

(بحوالہ کرنتھیوں باب ۶ آیت ۹۱۰)

مذاہب عالم کی آخری شرعی کتاب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حرمت شراب کے تعلق سے ان الفاظ میں ممانعت فرمائی۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ○

(المائدہ آیت ۹۲۔۹۱)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوأ اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم باز آجانے والے ہو؟

قارئین کرام! گزشتہ حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دنیا کے اہم مذاہب نے شراب کی حرمت اور اُس کے نقصانات کے بارہ میں تعلیم دی ہے لیکن اسلام نے بھی شراب کی حرمت کے بارہ میں حکم دیا ہے مگر اسلامی حکم اور دیگر مذاہب کی تعلیم میں ایک بنیادی فرق ہے اسلام صرف زبانی طور پر حکم نہیں دیتا بلکہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کر کے اور صحابہ رضوان اللہ علیھم کے ایک کثیر گروہ نے اس پر چل کر اپنی زندگیوں کا نمونہ پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات پر انسانی زندگی میں عمل کیا جا سکتا ہے۔ دیگر مذاہب کی کتب میں بے شک ہمیں شراب سے بےزاری، اس کے نقصانات کے بارے میں تعلیم کا کسی حد تک علم ہوتا ہے لیکن دیگر مذاہب کے پیروکار وہ کامل نمونہ پیش نہیں کر سکتے جس کے بارے میں وہ کہہ سکیں کہ اُن کی مذہبی کتب پر چل کر بنی نوع انسان کا ایک حصہ شراب نوشی سے محفوظ رہا۔ اور ان کی جملہ مذہبی کتابیں لوگوں کو شراب نوشی سے روک سکیں۔ اس کے برعکس بہت سے مذاہب کی مقدس کتب میں جہاں ایک طرف شراب کی حرمت کے احکامات بیان ہیں وہاں دوسری طرف شراب تیار کرنے، شراب کشیدہ کرنے کو بطور معجزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

دنیائے مذاہب میں قرآن مجید واحد کتاب ہے جس کے بانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جملہ احکامات کو اپنی زندگی میں عمل کر کے ایک پاک جماعت سے عمل کروا کر دکھایا ہے اس شراب نوشی کی حرمت کے حکم کی تعمیل کے واقعہ پر غور کریں۔ احادیث کی کتب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک روایت درج ہے کہ جب شراب کی حُرمت کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا اعلان فرمایا اور پھر آپؐ نے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا کہ وہ مدینہ کی گلی کوچوں میں چکر لگا کر اس کی منادی کر دیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں ایک مکان میں ابوطلحہ انصاری اور بعض دُوسرے صحابیوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ہم نے اس منادی کی آواز سُنی تو ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ دیکھو یہ شخص کیا منادی کر رہا ہے۔ میں نے پتہ لیا تو معلوم ہوا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ جب میں نے واپس آکر اہل مجلس کو اس کی اطلاع دی تو اُسے سنتے ہی ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ اُٹھو اور شراب کے مٹکے زمین پر بہا دو۔ (بخاری تفسیر سورۃ مائدہ و مسلم کتاب الاشربہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن مدینہ کی گلیوں میں شراب بہتی ہوئی نظر آتی تھی۔ (بخاری تفسیر سورۃ مائدہ) اور اسی بات کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اُس شخص کی منادی سنکر کسی نے یہ نہیں کہا کہ پہلے تحقیق تو کر لو کہ یہ شخص سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ بلکہ فوراً سب نے اپنے ہاتھ کھینچ لئے اور شراب نوشی سے دفعۃً رُک گئے۔ (بخاری تفسیر سورۃ مائدہ و مسلم کتاب الاشربہ)

قارئین! قرآن مجید آج بھی اپنی تاثیر و برکات میں زندہ کتاب ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم صدق دل سے اس کی اتباع کرنے والے ہوں اور اس کے احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں۔ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام بار بار ہمیں اس امر کی توجہ دلا رہے ہیں۔ انشاء اللہ اگلی قسط میں اس بارہ میں گفتگو کریں گے۔ (جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

کلام اللہ میں سب کچھ بھرا ہے

کلام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

کلام اللہ میں سب کچھ بھرا ہے
یہ سب بیماریوں کی اِک دوا ہے

یہی اِک پاک دل کی آرزُو ہے
یہی ہر متقی کا مُدعا ہے

یہ جامع کیوں نہ ہو سب خوبیوں کا
کہ اس کا بھیجنے والا خدا ہے

مٹا دیتا ہے سب زنگوں کو دِل سے
اسی سے قلب کو ملتی جلا ہے

یہ ہے تسکیں دہ عُشاقِ مضطر
مریضانِ محبت کو شفا ہے

خِضر اس کے سوا کوئی نہیں ہے
یہی بھولے ہوؤں کا رہنما ہے

جو اس کی دید میں آتی ہے لذت
وہ سب دُنیا کی خوشیوں سے سوا ہے

جو ہے اس سے الگ حق سے الگ ہے
جو ہے اس سے جدا حق سے جدا ہے

یہ ہے بے عیب ہر نقص و کمی سے
کرے جو حرف گیری بے حیا ہے

ہمیں حاصل ہے اس سے دیدِ جاناں
کہ قرآں مظہر شانِ خُدا ہے

خطبہ جمعہ

’’اہل اللہ کے پاس بے غرض آنا بہت مفید ہوتا ہے‘‘۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے حضور علیہ السلام سے شرف ملاقات وزیارت کے لئے دلی ذوق وشوق اور محبت بھرے احساسات وجذبات کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ مورخہ 4رمئی 2012ء بمطابق 4رہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 25 مئی 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے وہ واقعات لئے ہیں جن میں انہوں نے اپنے اُن جذبات واحساسات کا ذکر کیا ہے، اُس شوق کا ذکر کیا ہے جس کے تحت وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے اور زیارت کا شوق رکھتے تھے۔

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز یونہی بیٹھے بیٹھے میرے دل میں قادیان شریف جانے کا اُبال سا اُٹھا۔ مَیں نے برادرم مکرم منشی سراج الدین صاحب سے ذکر کیا کہ میرا یہ ارادہ ہے۔ اُس وقت میرے پاس خرچ کو ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ برادرم منشی سراج الدین صاحب نے مجھے ایک روپیہ دے کر کہا کہ اس وقت میرے پاس بھی ایک ہی روپیہ ہے ورنہ اور دیتا۔ مَیں نے پھر قاضی منظور احمد صاحب سے ذکر کیا کہ مَیں تو قادیان جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں بھی چلتا ہوں۔ دوسرے روز ہم دونوں قادیان روانہ ہو گئے۔ بٹالہ سے پیدل چل کر قادیان ظہر کے وقت پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کر کے طبیعت کو تسلی ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 364-363 روایت حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولی ؓ)

پھر لکھتے ہیں **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی کیا پُرلطف زمانہ تھا کہ آپ کی خدمت میں پہنچ کر پیچھے کی کوئی خبر نہ رہتی تھی۔ دل نہ چاہتا تھا کہ آپ سے جدا ہوں۔** اُس وقت ہم جو قادیان پہنچے، آگے جا کر دیکھا کہ میرے خسر قاضی زین العابدین بھی پہنچے ہوئے تھے۔ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی ملاقات سے بہت خوش تھے۔ اب کی دفعہ ہم قادیان چار پانچ روز رہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھنے کا موقع دیا۔ یہ محض اللہ کا فضل ہی تھا کہ ہمارے جیسے کمزوروں کو اُس نے اس مبارک زمانے میں پیدا کر کے مبارک وجود سے ملا دیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

پھر حاجی محمد موسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اُس زمانے میں میرا کئی سال یہ دستور العمل رہا کہ ’نیا سٹیشن‘ پر (سٹیشن کا نام تھا) ایک جمعدار کے پاس ایک بائیسکل ٹھوس ٹائروں والا رکھا ہوا تھا (یعنی وہ بائیسکل تھا جس کے ٹائروں میں ہوا کے بجائے صرف ربڑ چڑھا ہوا تھا) جمعہ کے روز مَیں لاہور سے بٹالہ تک گاڑی پر جاتا اور وہاں سے سائیکل پر سوار ہو کر قادیان جاتا اور جمعہ کی نماز کے بعد واپس سائیکل پر بٹالہ آ جاتا۔ یہاں سے گاڑی پر سوار ہو کر لاہور آ جاتا۔ (رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 12-11 روایت حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب ؓ) (ہر جمعہ کا یہ اُن کا دستور تھا کہ لاہور سے باقاعدہ قادیان جمعہ پڑھنے جاتے تھے اور گیارہ بارہ میل کا سفر، بلکہ آنا جانا بائیس میل سائیکل پر کرتے تھے۔)

پھر حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں پہلے پہل فروری 1901ء میں قادیان آیا اور دستی بیعت کی، کیونکہ تحریری بیعت مَیں اگست 1900ء میں کر چکا تھا۔ تو مَیں نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے پوچھا کہ اپنے سلسلے کا کوئی وظیفہ بتائیں۔ فرمایا سلسلہ کا وظیفہ یہ ہے کہ بار بار قادیان آیا کرو۔ تو مجھے فوراً ہی خیال آیا کہ قادیان میں مکان بنایا جائے تا کہ والدین اور بیوی بچے یہاں رہیں اور جب کبھی رخصتیں آئیں تو سیدھے قادیان آ کر ہی رہیں۔ (قادیان میں مکان بنا لیا جائے تا کہ جب بھی چھٹیاں ہوں یہیں آ کر رہیں) لہٰذا واپس جاتے ہی مَیں نے افریقہ، مشرقی افریقہ جہاں میں ملازم تھا۔ چھ صد روپیہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے نام بھیج دیا کہ میرے لئے مکان بنا دیا جائے، مگر تین سال کے بعد جب مَیں واپس آیا تو مولوی صاحب نے مجھے روپیہ واپس کر دیا اور معذرت کی کہ مجھے موقع نہیں ملا۔ مولوی صاحب حضرت اقدس کے بالا خانے پر رہتے تھے۔ روپیہ واپس دیتے وقت انہوں نے فرمایا کہ یہ سب بڑے بڑے مکانات احمدیوں کے ہی ہیں (یعنی جو غیروں کے، ہندوؤں کے مکان تھے، کہنے لگے یہ سب احمدیوں کے ہیں)۔ خاص کر ہندو ڈپٹی کے مکان کی طرف اشارہ کیا جس میں اب ہمارے دفاتر ہیں۔ لکھتے ہیں کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب عرفان کی چوٹیوں پر پہنچے ہوئے تھے۔ (رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 80-79 بقیہ روایات حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب ؓ)۔ انہوں نے بات کی اور اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ بہرحال وہ باتیں تو وہ تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ اُسی نے ان کے ایمان میں اس حد تک زیادتی کی کہ یہ یقین تھا کہ یہ سب کچھ ہمیں ملنے والا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے دکھایا کہ وہ مل گیا۔

حضرت میاں ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ بندۂ خدا! اگر مرزا صاحب واقعی پیر ہیں اور ہم نے ان کو نہ مانا تو پھر ہمارا کیا حشر ہو گا؟ ایک روز مَیں نے اپنے پھوپھی زاد بھائی منشی عبدالغفور صاحب سے ذکر کیا کہ مَیں تو صبح یا شام قادیان جانے والا ہوں۔ (اب یہ ان کا بیعت سے پہلے کا قصہ ہے۔) انہوں نے سن کر کہا کہ کسی سے ذکر نہ کرنا۔ مَیں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ لہٰذا اُن کی اس بات سے مجھے خوشی ہوئی اور ہم دونوں علی الصبح دوسرے روز ہی قادیان کو چل دیئے۔ غالباً گیہوں گاہے جا رہے تھے (یعنی گندم کی کٹائی ہو کر اُس میں سے اُس کی harvesting ہو رہی تھی)۔ جب ہم دونوں اسٹیشن پر پہنچے تو یکّہ پر سوار ہونے لگے تو آگے یکّہ پر ایک سواری اور بیٹھی تھی۔ وہ میاں نور احمد صاحب کابلی تھے۔ خیر ہم یکّہ پر سوار ہو کر ظہر کے وقت قادیان پہنچے۔ وضو کر کے ہم دونوں مسجد مبارک میں پہنچے، اُس وقت مسجد مبارک بہت چھوٹی سی تھی۔ وہاں ہم سے پہلے پانچ چھ آدمی اور بھی بیٹھے تھے۔ مَیں نے اُن لوگوں کو خوب تاڑ تاڑ کر دیکھا (یعنی بڑے غور سے دیکھا) تو مجھے کوئی اُن میں سے ایسی شکل جس کو مَیں دیکھنا چاہتا تھا نظر نہ آئی (یعنی یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنا چاہتے تھے، لیکن بیٹھے ہوؤں میں سے کوئی ایسی شکل نظر نہ آئی) کہتے ہیں کوئی دس پندرہ منٹ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ تشریف لائے جو تنگ سیڑھیوں کے دروازے میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ مَیں اُن کو دیکھ کر جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ دل میں خیال آیا کہ اگر کوئی ہستی ہے تو یہی ہو سکتی ہے (یعنی حضرت خلیفہ اوّل ؓ)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ بیٹھیں۔ حضرت صاحب تشریف لاتے ہیں (بڑی فراست تھی۔ سمجھ گئے کہ اس کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ فرمایا کہ بیٹھیں ابھی حضرت مسیح موعودؑ تشریف لاتے ہیں) مَیں آپ کے فرمانے سے بیٹھ گیا اور سمجھا کہ اب جو تشریف لائیں گے وہ ان سے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل) سے بڑھ کر ہی ہوں گے۔ پانچ چھ منٹ گزرنے کے بعد خادم حضرت مسیح موعودؑ نے خبر دی کہ حضرت اقدس تشریف لا رہے ہیں۔ کوئی دو تین منٹ بعد مسجد مبارک کی کھڑکی کھلی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اندر مسجد مبارک میں تشریف لائے کہ بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سورج نصف النہار ہوتا ہے (یعنی سورج پورا چڑھا ہوا دوپہر کے وقت) **جیسی صورت دیکھنے کی دل میں تمنا تھی بخدا اُس سے کہیں بڑھ کر آپ کو پایا۔** ہم سب لوگ جو وہاں پر موجود تھے حضرت اقدس کے تشریف لانے پر تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ **آپ کے نورانی چہرۂ مبارک کو دیکھ کر دل میں اطمینان ہو گیا اور دوسری اچھی سے اچھی شکلیں آپ کے سامنے ماند ہو گئیں۔**

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 360 تا 362 روایت حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولی ؓ)

حضرت شیخ عبدالکریم صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مَیں 1903ء میں حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری کے ذریعے احمدی ہوا تھا۔حکیم صاحب گو لاہور کے باشندے تھے مگر چونکہ لائلپور میں حکمت کا کام کرتے تھے اور وہیں اُن کی وفات ہوئی اس لئے لائلپوری مشہور ہیں۔ وہ اپنے کام کے لئے کراچی تشریف لائے تھے۔اُن کی تبلیغ سے مَیں احمدی ہوگیا تھا۔ 1904ء میں جب مَیں لاہور گیا تو اُن کے مکان پر ہی ٹھہرا تھا۔ جب مَیں جمعہ پڑھنے گمٹی کی مسجد میں گیا تو وہاں اعلان کیا گیا کہ حضور تشریف لانے والے ہیں۔ حضور کا ایک لیکچر بھی یہاں ہوگا۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر مَیں بھی ٹھہر گیا۔ جب حضور تشریف لائے تو میاں معراج الدین صاحب کا مکان تیار ہو رہا تھا اور بعض کمرے مکمل بھی ہو چکے تھے۔ حضرت صاحب نے وہیں قیام کرنا پسند فرمایا تھا اور اُس میں جمعہ کی نماز بھی پڑھی تھی۔ خطبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا تھا اور نماز بھی اُنہوں نے ہی پڑھائی تھی۔ میں دیوانہ وار پھر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ حضرت اقدس سے کسی نہ کسی طریق سے ملاقات ہو جائے۔ اتنے میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے آگے گیا۔ مَیں پہلی صف میں حضرت اقدس کے ساتھ بائیں طرف کھڑا ہو گیا،۔ مَیں جب التحیات پر بیٹھا تو اپنے گناہوں کا خیال کر کے اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنا کندھا لگنے کا خیال کر کے بے اختیار رو پڑا۔ ہچکی بھی بندھ گئی۔ حضرت اقدس نے میری یہ حالت دیکھ کر میری پیٹھ پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور تسلی دی۔ (نماز کے بعد ہوا ہوگا یا پہلے۔ التحیات پر بیٹھے تھے تو سلام پھیرنے کے بعد ہی شفقت کا ہاتھ پھیرا ہوگا۔ نماز کے دوران نہیں۔ بہر حال پھر لکھتے ہیں) جب حضرت اقدس قادیان روانہ ہوئے تو عاجز بھی ساتھ ہو گیا۔ قادیان میں پہنچے ہی تھے کہ تاریخ پر گورداسپور جانا پڑا۔ مَیں بھی ساتھ ہولیا۔ عصر کی نماز کے بعد ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کو دیکھ لیا ہے اور بیعت کر لی ہے۔ ہماری بخشش کے لئے صرف یہی کافی ہے۔ (یعنی لوگوں کا خیال ہے کہ بیعت کر لی ہے تو بس سارے کام ہو گئے۔) فرمایا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا) کہ **اصل چیز اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ہے۔ اس سے انسان کا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ ہم تو صرف راستہ دکھانے کے لئے آئے تھے، سو ہم نے راستہ دکھا دیا۔**

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ نمبر 1-2 روایت حضرت شیخ عبدالکریم صاحبؓ)

(پس اس بات پر اللہ تعالیٰ کی جو عبادت اور مدد ہے، اس کی جستجو بھی ہونی چاہئے اور اس کے لئے کوشش بھی ہونی چاہئے اور یہی اصل چیز ہے جو اعلیٰ معیاروں کی طرف لے کر جاتی ہے اور اُس مقصد کو پورا کرتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا مقصد ہے۔)

حضرت صاحب دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ غالباً 1904ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق احمدیہ جماعت لاہور کو اطلاع ملی کہ حضور فلاں گاڑی پر لاہور پہنچ رہے ہیں۔ ہم لوگ حضور کی پیشوائی کے لئے ریلوے اسٹیشن پر گئے۔ اُن دنوں دو گھوڑا فٹن گاڑی کا بہت رواج تھا۔ ہم نے فٹن تیار کر دی۔ جب حضور سوار ہوئے تو ہم نوجوانوں نے جیسا کہ عام رواج تھا (یہ اخلاص و وفا کا نمونہ ہے) یہ دیکھ کے گھوڑے کھلوائے اور فٹن کو خود کھینچنا چاہا۔ (ان لوگوں نے بگی سے گھوڑے علیحدہ کئے اور کوشش کی کہ خود کھینچیں۔) حضور نے ہمارے اس فعل کو دیکھ کر فرمایا کہ ہم انسانوں کو ترقی دے کر اعلیٰ مدارج کے انسان بنانے آئے ہیں۔ نہ کہ برعکس اس کے انسانوں کو گرا کر حیوان بناتے ہیں کہ وہ گاڑی کھینچنے کا کام دیں۔ (مفہوم یہ تھا، الفاظ شاید کم و بیش ہوں۔) خیر ہم خدام نے فوراً اپنے فعل کو ترک کر دیا اور گھوڑے گاڑی لے کر چل دیئے۔ گھوڑے آگے لگائے اور وہ اُن کو لے کر چل دیئے۔ مَیں فوراً فٹن کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور حضور کو تمام راستہ چھتری تانے آیا گویا اس طرح مجھے چھتر برداری کی خدمت کرنے کا موقع ملا جس پر مجھے فخر ہے کہ حضور کا چھتر بردار ہوں۔

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ نمبر 10 روایت حضرت صاحب دین صاحبؓ)

حضرت چوہدری غلام رسول صاحب بسراء بیان کرتے ہیں کہ دسمبر 1907ء جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے کہ جمعرات کی شام کو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح باہر سیر کو جائیں گے۔ اُس وقت دستور یہ تھا کہ جب بہت بھیڑ ہو جاتی تھی تو آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ باندھ دیتے تھے۔ (یہ واقعہ شاید پہلے بھی کہیں بیان ہو چکا ہے، کسی جگہ مَیں نے بیان کیا، لیکن بہر حال اس سے پھر اُن لوگوں کا ذوق اور شوق اور پھر خدمت اور ایک نظر آپ کو دیکھنے کا اظہار ہوتا ہے، کس طرح لوگ حلقہ باندھ لیتے تھے۔) کہتے ہیں کہ جب بہت بھیڑ ہو جاتی تھی تو آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ باندھ دیتے تھے اور آپ اس حلقے کے بیچ میں چلتے تھے۔ ایک دائرے کی شکل میں لوگ ہاتھ پکڑ کے آپ کو بیچ میں لے لیتے تھے تا کہ زیادہ رَش کی وجہ سے دھکے نہ لگیں۔ چنانچہ مَیں نے اپنے ہمرائیوں مولوی غلام محمد گوندل امیر جماعت احمدیہ چک نمبر 99 شمالی، چوہدری میاں خانصاحب گوندل اور چوہدری محمد خانصاحب گوندل مرحوم سے صلاح کی کہ اگر خدا نے توفیق دی تو صبح جب آپ باہر سیر کو نکلیں گے تو ہم آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ بنائیں گے۔ اس طرح پر ہم حضور کا دیدار اچھی طرح کر سکیں گے۔ اصل مقصد ایک پہرہ بھی تھا ایک دیدار بھی تھا۔ صبح جب ہم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو تمام لوگ حضور کے انتظار میں بازار میں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ یہ مکمل پتہ تو نہیں تھا کہ حضور کس طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے۔ لیکن جس طرف سے ذرا سی بھی آواز اُٹھتی کہ آپ اُس طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے لوگ اس طرف ہی پروانہ وار دوڑ پڑتے۔ کچھ دیر اسی طرح ہی چہل پہل بنی رہی۔ آخر پتہ لگا کہ حضور شمال کی جانب ریتی چھلے کی طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے۔ ہم لوگوں نے بھی جو آگے ہی منتظر تھے، کپڑے وغیرہ کَس لئے اور تیار ہو گئے کہ جس وقت حضور بازار سے باہر دروازے میں تشریف لے آئیں گے اُسی وقت ہم بازوؤں کا حلقہ بنا کر آپ کو بیچ میں لے لیں گے۔ ہم اس تیاری میں تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ایک بہت بڑے جمّ غفیر کے درمیان آ رہے ہیں۔ بہت زیادہ لوگ ہیں اور اس جمگھٹے نے ہمارے ارادے کو خاک میں ملا دیا اور روندتا ہوا آگے چلا گیا۔ اتنا رش تھا کہ ہم قریب پہنچ ہی نہ سکے۔ ریتی چھلے کے بڑھ کے مغرب کی طرف ایک لسوڑی کا درخت تھا، آپ اس لسوڑی کے درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور وہاں سے آپ لوگوں سے مصافحہ کرنے لگ پڑے۔ کسی نے کہا کہ حضرت صاحب کے لئے کرسی لائی جاوے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ لوگ بڑی کثرت میں تیرے پاس آئیں گے۔ لیکن (یہ پنجابی کا الہام ہے کہ) تو اکّیں نہ اور تھکیں نہ۔ (رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ نمبر 71 روایت حضرت چوہدری غلام رسول صاحب بسراءؓ)۔ یعنی گھبرانا بھی نہیں ہے، بیزار بھی نہیں ہونا اور لوگوں کے رش سے اور ملنے ملانے سے تھکنا بھی نہیں ہے۔ وہیں پھر ان کو بھی موقع ملا۔

پھر حضرت ڈاکٹر عمر دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے تو **حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مصافحے کی اس قدر پیاس تھی کہ کئی دفعہ ہجوم کی لاتوں سے گزر کر مصافحے کرتا رہتا پھر بھی طبیعت سیر نہ ہوتی تھی۔** (بعض دفعہ دھکے بھی پڑتے۔ مشکل بھی پڑتی لیکن بہر حال کوشش کر کے مصافحے کی کوشش کرتے)۔

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ نمبر 184 روایت حضرت ڈاکٹر عمر الدین صاحبؓ)

حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں قادیان بٹالہ سے جا رہا تھا تو اُسی وقت ایک بوڑھے نابینا احمدی بھی قادیان جانے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی یکّہ پر کوئی جگہ میرے لئے ہے؟ اُس پر مَیں نے کہا کہ آپ ہمارے یکّہ میں آ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میرے پاس ایک اُٹھنّی موجود ہے مَیں اپنے خرچ پر قادیان جاؤں گا۔

یعنی انہوں نے اُن کو مفت آفر کی تھی کہ آ جائیں۔ جگہ ہے۔ آپ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تو انہوں نے کہا نہیں اس طرح نہیں۔ میرے پاس کرائے کے پیسے ہیں۔ مَیں پیسے دے کر جاؤں گا۔ اس سے منجملہ وقار اور غیرت اور سوال سے نفرت کے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ **لوگ باوجود اس غربت کے اپنی زندگی اسی میں پاتے تھے کہ بار بار قادیان آئیں۔** (رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 2 صفحہ نمبر 110-109 روایت حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحبؓ)۔ یعنی ایک تو نابینا شخص کی غیرت تھی، کوئی سوال نہیں، یعنی سوال سے نفرت ہے۔ دوسرے یہ کہ کوشش کر کے پیسے جمع کرتے تھے اور پھر بار بار قادیان آنے کی کوشش کرتے تھے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

حضرت میاں چراغ دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حکیم احمد دین صاحبؓ جب حضور کی ملاقات کے لئے لاہور جانے لگے تو مَیں نے اُنہیں مخول کیا، یعنی مذاق میں کہا۔ حکیم صاحب نے کہا کہ یار! تم اپنے آدمی ہو کر مخول کرتے ہو۔ یہ بات سُن کر مجھے کچھ شرم سی محسوس ہوئی اور میرا دل نرم ہو گیا۔ ان کے کہنے پر مَیں بھی حضور کو دیکھنے کے لئے ساتھ چل پڑا۔ (اُس وقت یہ احمدی نہیں تھے، انہوں نے مذاق کیا، حکیم صاحب کو کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے جا رہے ہیں۔ کوئی ایسی بات کی ہوگی۔ خیر انہوں نے اُن کو کچھ احساس دلایا تو ان کو شرم آئی۔ کہتے ہیں بہر حال مَیں بھی پھر ساتھ چل پڑا) مگر بیعت کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں تھا (ساتھ تو چلا گیا لیکن بیعت کا ارادہ نہیں تھا) جب خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کی طبیعت علیل ہے۔ مخلوق بے شمار تھی۔ حضور کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ ہجوم بہت زیادہ ہے حضور کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ حضور نے باری سے یعنی کھڑکی سے سر نکالا۔ مَیں نے اندازہ لگایا کہ یہ چہرہ ہرگز جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کر لی۔

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 9 صفحہ نمبر 336 روایت حضرت میاں چراغ دین صاحبؓ)

ملک برکت اللہ صاحبؓ پسر حضرت ملک نیاز محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1905ء میں ایک دن بوقتِ عصر ہم کو 'راہوں' ضلع جالندھر میں (یعنی جس جگہ یہ رہتے تھے، راہوں ضلع جالندھر میں) وہاں ایک خط، پوسٹ کارڈ ملا کہ حضور علیہ السلام دہلی تشریف لے جا رہے ہیں اور صبح آٹھ یا نو بجے گاڑی پر سے پھگواڑہ سٹیشن پر سے گزریں گے۔ حاجی رحمت اللہ صاحب، چوہدری فیروز خان صاحب مرحوم نے میری ڈیوٹی لگائی کہ تم نوجوان ہو۔ اسی وقت جاؤ اور جماعت کریام کو اطلاع کرو۔ چنانچہ مَیں مغرب کے بعد چل کر کریام پہنچا۔ جماعت کو

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

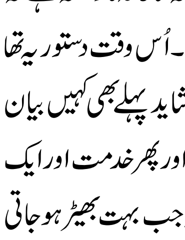

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

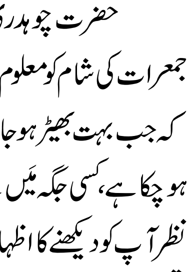

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اطلاع کی گئی۔ وہاں سے بھی کچھ دوست ساتھ ہو لئے۔ ہم سب لوگ اسی طرح چل کر پھگواڑہ جو کہ راہوں سے تیس میل کے فاصلے پر تھا وہاں پہنچے، صبح کی نماز پڑھی۔ وہاں سٹیشن پر منشی حبیب الرحمن صاحب مرحوم نے حاجی پوروالوں کی طرف سے احباب جماعت کے ٹھہرنے کا انتظام کیا ہوا تھا اور دن کے وقت اُنہی کی طرف سے کھانا آیا۔ جب گاڑی کا وقت آیا اور گاڑی آ کر گزر گئی تو معلوم ہوا کہ روانگی کی تاریخ تبدیل ہو گئی ہے۔ جو اطلاع تھی اُس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف نہیں لائے بلکہ تاریخ بدل گئی ہے۔ کسی اور دن آئیں گے جس سے ہم کو بہت صدمہ ہوا۔ لکھتے ہیں، یا تو راتوں رات وفورِ محبت کی وجہ سے اتنا لمبا سفر کیا تھا یا یہ حالت ہوئی کہ ایک قدم چلنا بھی دشوار ہو گیا۔ ملنے کا، دیکھنے کا یہ شوق تھا، اُس وجہ سے ہم نے راتوں رات کئی میل کا سفر کیا۔ لیکن اب جب دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف نہیں لا رہے تو پھر پیروں پر جو چھالے پڑے ہوئے تھے وہ بھی یاد آنے لگ گئے۔ صدمہ بھی ہوا اور پھر کہتے ہیں اس صدمے کی وجہ سے واپسی پر ہم پھر یکوں پر، (ٹانگوں پر) واپس چلے گئے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 3 صفحہ نمبر 228-227 روایت حضرت ملک نیاز محمد صاحبؓ معرفت ملک برکت اللہ صاحبؓ)

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ یہ ان کا احمدیت قبول کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں جب آٹھویں جماعت میں طالب علم تھا تو حنفی اور وہابی لوگوں کی یہاں لاہور میں بہت بحث ہوا کرتی تھی۔ مَیں حنفی المذہب تھا۔ مجھے شوق پیدا ہوا کہ وہابیوں کی مسجد میں بھی جاؤں۔ چنانچہ مَیں نے چینیاں والی مسجد میں جانا شروع کیا۔ جب مَیں اُن کی مسجد میں بیٹھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ قال اللہ اور قال الرسول کے سوا کچھ نہیں کہتے۔ میری طبیعت کا رجحان پھر اہلحدیث کی طرف ہو گیا۔ بعض وقت وہابیوں کی مجلس میں حضرت صاحب کا بھی ذکر آ جایا کرتا تھا کہ وہ کافر ہیں اور ان کا دعویٰ مسیحیت اسلام کے خلاف ہے۔ طبعاً مجھے پھر اس طرف توجہ ہوئی۔ چنانچہ ایک شخص حضرت ولی اللہ صاحب ولد بابا ہدایت اللہ کوچہ چابک سواراں احمدی تھے مَیں اُن کی خدمت میں جانے لگا اور ان سے حضرت صاحب کے متعلق کچھ معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے مجھے استخارہ کرنے کے واسطے توجہ دلائی۔ چنانچہ اُن سے مَیں نے طریقِ استخارہ سیکھ کر اور دعائے استخارہ یاد کر کے استخارہ کیا۔ رات کے دو بجے دوسرے روز مَیں ابھی استخارہ کی دعا پڑھ کر سویا ہی تھا کہ رؤیا میں مجھے کسی شخص نے کہا کہ آپ اُٹھ کر دوزانو بیٹھیں کیونکہ آپ کے پاس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور مجھے بھی زینے سے کسی آدمی کے چڑھنے کی آواز آئی۔ چنانچہ مَیں رویا ہی میں دوزانو بیٹھ گیا۔ اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ ایک نہایت سفید لباس میں انسان آیا ہے اور انہوں نے ایک بازو سے حضرت مرزا صاحب کو پکڑ کر میرے سامنے کھڑا کر دیا اور فرمایا: ”ھٰذَا الرَّجُلُ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا“۔ پھر وہ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت صاحب میرے پاس کھڑے ہو گئے اور اپنی ایک انگلی اپنی چھاتی پر مار کر پنجابی میں کہا۔ (انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے پنجابی میں کہا) ”ایہو ربّ خلیفہ کیتا ایس نوں مہدی جانو“۔ پھر ایک نظم کی رباعی بھی پڑھی لیکن مَیں بھول گیا ہوں۔ اس کا مطلب بھی یہی تھا کہ مَیں مسیح موعود ہوں۔ مَیں پھر بیدار ہو گیا۔ صبح میں بجائے سکول جانے کے قادیان روانہ ہو گیا۔ گاڑی بٹالہ تک تھی اور قریباً شام کے وقت وہاں پہنچتی تھی۔ مَیں بٹالہ کی مسجد میں جو اڈے کے سامنے چھوٹی سی ہے نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں کا ارادہ ہے؟ مَیں نے کہا لاہور سے آیا ہوں اور قادیان جانے کا ارادہ ہے۔ انہوں نے حضرت صاحب کو بہت گالیاں دیں اور مجھے وہاں جانے سے روکا۔ جب مَیں نے اپنا مصمم ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے مجھے مسجد سے نکال دیا۔ مَیں اڈے میں آ گیا مگر کچھ لوگ اڈے پر بھی میرے پیچھے آئے اور مجھے ہر چند قادیان جانے سے روکا۔ بہت کوشش کی۔ اور کہا کہ اگر تم طالب علم ہو تو ہم تمہیں بڑے میاں کے پاس بٹھا دیں گے اور تمہاری رہائش اور لباس کا بھی انتظام کر دیں گے۔ مگر مَیں نے عرض کیا کہ مَیں پہلے ہی لاہور میں پڑھتا ہوں۔ اس کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ (اس لئے مجھے یہاں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔) مَیں قادیان میں حضرت صاحب کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں۔ اس پر انہوں نے زیادہ مخالفت شروع کی مگر مَیں نے پروا نہ کی اور قادیان کی طرف شام کے بعد ہی چل پڑا۔ اندھیرا بہت تھا۔ رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا اور راستہ پہلے دیکھا ہوا نہیں تھا۔ مَیں غلطی سے چراغ کو دیکھ کر جو دور جل رہا تھا مسانیاں چلا گیا۔ (قادیان کی طرف ہی ایک اور جگہ تھی) وہاں نماز عشاء ہو چکی ہوئی تھی۔ ایک آدمی مسجد میں بیٹھا ذکر الٰہی کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں جائیں گے اور کہاں سے آئے ہیں؟ مَیں نے کہا لاہور سے آیا ہوں اور حضرت مرزا صاحب کو ملنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواباً کہا کہ یہ تو مسانیاں ہے۔ قادیان نہیں۔ قادیان یہاں سے دور ہے اور تم یہاں سو جاؤ۔ صبح کے وقت جانا کیونکہ راستہ ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ مَیں وہاں مسجد میں لیٹ گیا اور چار بجے کے قریب جب چاند چڑھا (لیٹ نائٹ (Late Night) آخری وقت تھا، چاند کے دن تھے، چاند نکلا) تو مَیں نے اُس شخص کو کہا کہ مجھے راستہ دکھا دو۔ وہ مجھے وڈالہ تک چھوڑ گیا اور مجھے سڑک دکھا گیا۔ چنانچہ مَیں نے صبح کی نماز نہر پر پڑھی اور سورج نکلنے کے قریباً ایک گھنٹہ بعد قادیان پہنچ گیا۔ قادیان کے چوک میں جا کر مَیں نے ایک شخص سے پوچھا کہ بڑے مرزا صاحب کہاں ہیں؟ اس نے مجھے کہا کہ وہاں نہا کر سامنے مکان کی حویلی میں تخت پوش پر بیٹھے حقہ پی رہے ہیں۔ (مرزا نظام الدین کی طرف اشارہ کر دیا) کہتے ہیں: مَیں سنتے ہی آگے بڑھا تو مَیں نے دیکھا کہ ایک معمر شخص نہا کر تخت پوش پر بیٹھا ہے اور بدن بھی ابھی اس کا گیلا ہی ہے اور حقہ پی رہا ہے۔ مجھے بہت نفرت ہوئی اور قادیان آنے کا افسوس بھی ہوا۔ (اتنا تردّد کیا، اتنی محنت کی، سفر کیا، قادیان آیا ہوں تو مَیں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں۔ کہتے ہیں) مَیں مایوس ہو کر واپس ہوا۔ (اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کرنی تھی تو کہتے ہیں)۔ موڑ پر ایک شخص شیخ حامد علی صاحبؓ ملے۔ انہوں نے مجھے پوچھا کہ آپ کس جگہ سے تشریف لائے ہیں اور کس کو ملنا چاہتے ہیں؟ مَیں نے کہا مَیں نے جس کو ملنا تھا اس کو مَیں نے دیکھ لیا ہے اور اب مَیں واپس لاہور جا رہا ہوں۔ میرے اس کہنے پر انہوں نے مجھے فرمایا کہ کیا آپ مرزا صاحب کو ملنے کے لئے آئے ہیں تو یہ وہ مرزا صاحب نہیں ہے جن کو آپ مل کر آئے ہیں، وہ اور ہیں اور مَیں آپ کو ان سے ملا دیتا ہوں۔ تب میری جان میں جان آئی اور مَیں کسی قدر تسکین پذیر ہوا۔ حامد علی صاحب نے مجھے فرمایا کہ آپ ایک رقعہ لکھ دیں مَیں اندر پہنچا تا ہوں۔ جس پر مَیں نے مختصراً یہ لکھا کہ مَیں طالب علم ہوں۔ لاہور سے آیا ہوں۔ زیارت چاہتا ہوں اور آج ہی واپس جانے کا ارادہ ہے۔ حضور نے اس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ مہمانخانے میں ٹھہریں اور کھانا کھائیں اور ظہر کی نماز کے وقت ملاقات ہو گی۔ اس وقت مَیں ایک کتاب لکھ رہا ہوں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اس وقت مَیں ایک کتاب لکھ رہا ہوں) اور اس کا مضمون میرے ذہن میں ہے اگر مَیں اس وقت ملاقات کے لئے آیا تو ممکن ہے کہ وہ مضمون میرے ذہن سے اتر جائے۔ اس واسطے آپ ظہر کی نماز تک انتظار کریں۔ مگر مجھے اس جواب سے کچھ تسلی نہ ہوئی۔ مَیں نے دوبارہ حضرت کو لکھا کہ مَیں تمام رات مصیبت سے یہاں پہنچا ہوں اور زیارت کا خواہش مند ہوں۔ للہ مجھے اسی وقت شرف زیارت سے سرفراز فرمائیں۔ تب حضور نے مائی دادی کو کہا کہ ان کو مسجد مبارک میں بٹھاؤ اور مَیں ان کی ملاقات کے لئے آتا ہوں۔ مجھے وہاں کوئی پندرہ منٹ بیٹھنا پڑا۔ اس کے بعد حضور نے مائی دادی کو بھیجا کہ ان کو اس طرف بلا لاؤ۔ حضرت صاحب اپنے مکان سے گلی میں آ گئے اور مَیں بھی اس گلی میں آ گیا۔ (دوسری طرف سے) دور سے میری نظر جو حضرت صاحب پر پڑی تو وہی رؤیا میں (خواب میں جو دیکھا تھا) جو شخص مجھے دکھایا گیا تھا بعینہٖ وہی حلیہ تھا۔ حضرت صاحب کے ہاتھ میں عصا بھی تھا اور پگڑی بھی پہنی ہوئی تھی۔ سوٹی ہاتھ میں تھی۔ گویا تمام وہی حلیہ تھا۔ اس سے قبل مجھے دادی کی معرفت معلوم ہوا تھا کہ حضرت صاحب کپڑے اتار کر تشریف فرما ہیں مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کو مجھے رؤیا والا نظارہ دکھانا منظور تھا۔ اس لئے حضور نے جو لباس زیب تن فرمایا وہ بالکل وہی تھا جو مَیں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ میں حضرت صاحب کی طرف چل پڑا تھا اور حضرت صاحب میری طرف آ رہے تھے۔ گول کمرہ کے دروازہ سے ذرا آگے میری اور حضرت صاحب کی ملاقات ہوئی۔ مَیں نے حضرت صاحب کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ خواب والے ہی بزرگ ہیں اور سچے ہیں۔ چنانچہ مَیں حضور سے بغلگیر ہو گیا اور زار زار رونے لگا۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ وہ رونا مجھے کہاں سے آیا اور کیوں آ گیا مگر مَیں کئی منٹ تک روتا ہی رہا۔ حضور مجھے فرماتے تھے صبر کریں، صبر کریں۔ جب میرا رونا ذرا تھم گیا اور مجھے ہوش قائم ہوئی تو حضور نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا لاہور سے۔ حضور نے فرمایا کیوں آئے؟ مَیں نے کہا زیارت کے لئے۔ حضور نے فرمایا: کوئی خاص کام ہے؟ مَیں نے پھر عرض کیا کہ صرف زیارت ہی مقصد ہے۔ حضور نے فرمایا۔ بعض لوگ دعا کرانے کے لئے آتے ہیں اپنے مقصد کے لئے۔ کیا آپ کو بھی کوئی ایسی ضرورت درپیش ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی ضرورت درپیش نہیں۔ تب حضور نے فرمایا کہ مبارک ہو۔ **اہل اللہ کے پاس ایسے بے غرض آنا بہت مفید ہوتا ہے۔** (یہ غالباً حضرت صاحب نے مجھ سے اس لئے دریافت فرمایا تھا کہ ان ایام میں حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا تھا جس میں لکھا تھا کہ بعض لوگ میرے پاس اس لئے آتے ہیں کہ اپنے مقاصد کے لئے دعا کرائیں)۔ (رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 9 صفحہ نمبر 120 تا 126 روایت حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحبؓ) لیکن میری اس بات سے بہت خوش ہوئے، مبارکباد دی کہ میرا تو مقصد صرف اور صرف آپ کو ملنا اور زیارت تھا۔)

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنے وطن پہنچے تو دو ماہ کے بعد پھر قادیان آنے کی تحریک پیدا ہوئی مگر خرچ نہیں تھا مگر دل چاہتا تھا کہ پیدل ہی چلنا پڑے تو چلنا چاہئے۔ دو روپے میرے پاس تھے۔ مَیں رہتاس سے جہلم باوجود گاڑی ہونے کے پیدل آیا۔ پھر خیال آیا کہ آگے بھی پیدل ہی چلنا چاہئے۔ جہلم کے پل سے گزرنے لگا تو چار پانچ سپاہی رسالے کے جن کے پاس دو دو گھوڑے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ گھوڑا مجھے پکڑا دو۔ وہ کہنے لگے کہ تم گجرات کے ضلع کے رہنے والے ہو۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں گھوڑا لے کر بھاگ نہ جاؤ۔ خیر مَیں نے کہا کہ مَیں ضلع جہلم کا ہوں، گجرات کا نہیں ہوں۔ رہتاس سے آ رہا تھا۔ مگر

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

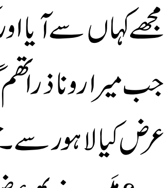

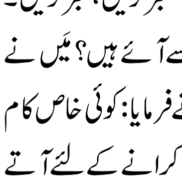

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

انہوں نے نہ مانا مگر مَیں ان کے ساتھ رہا کیونکہ رات کا سفر بھی وہ کرتے تھے۔ جو دو سپاہی تھے وہ جب مرالے میں اترے تو مَیں نے بھی وہیں بستر اُچھالیا۔ ایک سکھ کہنے لگا کہ میاں تم ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ (اُن میں سے ایک سکھ بھی تھا) ہمیں تمہارا ڈر ہے۔ جس وقت آدھی رات ہوئی وہ چل پڑے۔ مَیں بھی ساتھ ہو لیا۔ پھر ایک سکھ نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ تم ہمارا کوئی گھوڑا نہ لے جاؤ۔ مَیں نے کہا کہ مَیں تو جلدی جانا چاہتا ہوں۔ ساتھ کی خاطر تمہارے ہمراہ چل پڑا ہوں۔ ایک سکھ نے کہا کہ یہ بھلا مانس آدمی معلوم ہوتا ہے اُسے گھوڑا دے دو۔ چنانچہ تین میل مَیں نے گھوڑے پر سوار ہو کر سفر کیا۔ رات وزیر آباد پہنچے۔ پل پر سے گزرنے کا پیسہ بھی مجھے انہوں نے دیا اور رات کا کھانا بھی انہوں نے ہی کھلایا۔ (یعنی کوئی ٹول ٹیکس لگتا ہوگا، وہ بھی انہوں نے دیا، رات کا کھانا کھلایا) رات ایک بجے پھر تیار ہو گئے اور مجھے گھوڑا دے دیا۔ دوسری رات کامونکی یا مریدکے میں بسیرا کیا۔ پھر انہوں نے کھانا مجھے کھلایا۔ پھر رات چل کر صبح سات یا آٹھ بجے لاہور پہنچے۔ (یہ تقریباً کوئی سوڈیڑھ سو میل کا سفر بنتا ہے) لاہور پہنچے۔ پھر چونکہ ان کا راستہ الگ تھا اس لئے وہ علیحدہ ہو گئے۔

گیارہ بجے لاہور سے گاڑی چلنی تھی۔ مَیں آٹھ بجے پہنچا۔ اس لئے خیال کر کے کہ کون تین گھنٹے انتظار کرے (قادیان پہنچنے کا شوق تھا۔ تین گھنٹے انتظار کیا کرنا ہے۔ کہتے ہیں) مَیں پھر پیدل چل پڑا۔ ڈیڑھ گھنٹے میں جلّو پہنچا۔ وہاں سٹیشن پر گاڑی کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ پونے بارہ بجے چلے گی۔ پھر مَیں وہاں سے چل پڑا۔ اٹاری پہنچا۔ سٹیشن سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ سوا گھنٹہ گاڑی میں ہے۔ مَیں پھر چل پڑا۔ کیا انتظار کرنا ہے۔ ابھی دو میل خاصہ کا سٹیشن رہتا تھا کہ گاڑی نکل گئی۔ خاصہ سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اب شام کے سات بجے گاڑی آئے گی۔ مَیں پھر پیدل چل پڑا اور کوئی شام سے قبل ہی امرتسر پہنچ گیا۔ وہاں ایک شیخ ہمارے شہر کے تھے ان کے پاس رات بسر کی۔ وہاں سے صبح گاڑی پر سوار ہوا اور چھ آنے دے کر بٹالہ پہنچ گیا۔ بٹالہ سے پھر پیدل چل کر چار پانچ بجے قادیان پہنچ گیا۔ دوسرے روز صبح حضرت صاحب سے ملاقات کی۔ چار پانچ دن آرام سے گزارے۔ پھر اجازت چاہی اور عرض کیا کہ ہم چھوٹے ہوتے یہ کہا کرتے تھے کہ یا اللہ! امام مہدی کے آنے پر ہمیں سپاہی بننے کی توفیق عطا فرما۔ سفر کا تمام واقعہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا کہ کس طرح مَیں نے اکثر وقت جو ہے سفر کا پیدل طے کیا ہے۔ تھوڑا سا عرصہ بیچ میں گھوڑے پر بھی سواری کی۔ یہ باتیں سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر فرمایا کہ آپ نے بڑی ہمت کی ہے اور فرمایا کہ آپ کوئی کام جانتے ہیں؟ مَیں نے کہا حضور سوائے روٹی پکانے کے اور کوئی کام نہیں جانتا اور وہ بھی معمولی طور پر۔ فرمایا کہ نام لکھوا دیں۔ ضرورت پڑنے پر ہم آپ کو بلا لیں گے۔ اُس پر مَیں نے نام لکھوا دیا۔ ''غلام حسین۔ رہتاس۔ ضلع جہلم''۔

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 10 صفحہ نمبر 319 تا 321 روایت حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ)

یہ تمام روایات اُن لوگوں کی ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کا شوق تھا اور زیارت کا شوق تھا۔ اس کے لئے وہ تکلیفیں بھی برداشت کرتے تھے اور یہ تکلیفیں اُن کے لئے بہت معمولی ہوتی تھیں۔ اُس کے مقابلے میں جو فیض انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پایا اور جو ایمان میں اُن کی زیادتی ہوتی تھی۔ اللہ کرے ہم میں سے بھی ہر ایک یہ واقعات سن کر صرف واقعات کے مزے لینے والے نہ ہوں بلکہ ہر واقعہ ہمارے ایمان میں بھی زیادتی پیدا کرنے والا ہو۔

نکاح ایک ایسا Bond ہے جو لڑکے اور لڑکی کے درمیان اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر اس وعدہ کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہمیشہ اپنے اس رشتہ کو نبھانے کی کوشش کریں گے۔

اس بات کو ہمیشہ دونوں طرف کے رشتہ داروں اور لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے اور اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ رشتہ ایک بہت اہم اور مقدس جوڑ ہے اور جیسا کہ مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں کو بھی ذرہ ذرہ سی بات پر رشتے توڑنے اور لڑائیاں شروع کرنے اور بدمزگیاں پیدا کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس۔ لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/اکتوبر 2009ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ہاجرہ نصرت جہاں بنت مکرم محمد فضل حق صاحب یوکے کا ہے عزیزم سید عثمان جعفری ابن مکرم سید شاہد حامد صاحب مرحوم آسٹریلیا کے ساتھ بیس ہزار آسٹریلین ڈالرز پر۔

اور دوسرا نکاح عزیزہ سیدہ صبیحہ بشریٰ بنت مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ کیلیفورنیا، امریکہ کا ہے عزیزم عطاء المومن بھٹی ابن مکرم نوید احمد بھٹی صاحب ہیرس برگ امریکہ کے ساتھ دس ہزار یو ایس ڈالرز پر۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ ہاجرہ نصرت مکرمہ صاحبزادی امتہ الجمیل بیگم صاحبہ کی نواسی ہے اور عزیزم عثمان جعفری مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ اور سید شاہد حامد صاحب کا بیٹا ہے جو حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کے بیٹے تھے۔ اور اسی طرح محمد فضل حق صاحب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کے بیٹے ہیں جو آسٹریلیا میں بڑا لمبا عرصہ امیر رہے ہیں۔ اور اسی طرح سید شمشاد احمد ناصر صاحب جیسا کہ مَیں نے بتایا کیلیفورنیا امریکہ میں مبلغ ہیں ان کی یہ بیٹی ہے اور عطاء المومن بھٹی، نوید بھٹی صاحب کا بیٹا ہے۔ یہ بھٹی فیملی ایسٹ افریقہ سے آئی تھی۔ یہاں ان کے باقی عزیز رشتہ دار بھی ہیں۔ اور میرا خیال ہے یہ لڑکا لون صاحب کا نواسہ بھی ہے۔ لون فیملی بھی یہاں ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکاح ایک ایسا Bond ہے جو لڑکے اور لڑکی کے درمیان اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر اس وعدہ کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہمیشہ اپنے اس رشتہ کو نبھانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن بدقسمتی سے آج کل مغرب کا اثر ہے یا تعلیم کا اثر ہے۔ برداشت کا مادہ نہ ہونے کی وجہ سے بڑی جلدی ان رشتوں میں دراڑیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ جبکہ قرآن کریم کی جن آیات کو پڑھا جاتا ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر چلنے کا ذکر اور حکم فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات یقیناً اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے ہی اس خطبہ کے لئے مقرر فرمائی ہوں گی۔ پس اس بات کو ہمیشہ دونوں طرف کے رشتہ داروں اور لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے اور اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ رشتہ ایک بہت اہم اور مقدس جوڑ ہے اور جیسا کہ مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں کو بھی ذرا ذرا سی بات پر رشتے توڑنے اور لڑائیاں شروع کرنے اور بدمزگیاں پیدا کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا پہلا نکاح جو ہے عزیزہ ہاجرہ نصرت جہاں کا ہے۔ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی کی بیٹی ہیں۔ ان کے دادا بھی نیک تھے اور بڑا عرصہ جماعتی خدمات کرتے رہے۔ اسی طرح عثمان جعفری صاحب کا جو ننھیال ہے وہ حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے خاندان سے ہے اور ددھیال بھی پرانے بزرگوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے اور خود لڑکے، لڑکی کو بھی کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح شمشاد صاحب جن کی یہ بیٹی ہیں اور بھٹی صاحب یہ دونوں خاندان بھی اس وقت جماعت کے اچھے خدمت گزار ہیں۔ شمشاد صاحب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبلغ سلسلہ ہیں۔ گھانا میں میرے ساتھ بھی رہے ہیں۔ جب مَیں گھانا میں تھا اس وقت وہاں بطور مبلغ رہے اور اچھے مبلغین میں سے تھے اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ ہمیشہ نیک جذبہ کے ساتھ خدمت سلسلہ کرتے چلے جائیں۔ انہوں نے مجھے فون پر بتایا تھا کہ ان کے خاندان میں احمدیت 1932ء میں ان کے دادا مکرم سید امیر شاہ صاحب کے ذریعہ سے آئی تھی۔ اور ان کی وہاں شرق پور رجولی ضلع انبالہ میں کوئی گدی تھی لیکن احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ان کے دادا کو وہاں سے نکلنا پڑا اور پھر مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور احمدیت کی برکت ہے آگے ان کی نسلیں بھی پڑھی لکھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ سب گدیاں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بعد ختم ہو چکی ہیں۔ اب کوئی پیری مریدی نہیں رہی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو آ کے اپنے ماننے والوں کو یہ کہا ہے کہ تم ولی بنو، ولی پرست نہ بنو اور پیر بنو، پیر پرست نہ بنو۔ پس ہر احمدی جو ہے اس کو ان روایتی پیروں کے پیچھے چلنے کی بجائے خود اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق جوڑنا چاہئے جو ایک خاص تعلق ہو اور انہیں تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کی طرف لے جانے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پیروں کا تو یہ حال ہے کہ گزشتہ دنوں ملتان میں جو ہمارے تین شہید ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ ان کے جو قاتل تھے وہ چند دن پہلے پکڑے گئے اور ان میں سے ایک قاتل بڑے محفوظ علاقہ میں رہتا تھا۔ وہاں ایک پیر صاحب آ کے آباد ہوئے ہیں اور ان پیر صاحب نے اس کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ اور قاتلوں سے، اپنے بیٹوں سے اور اپنے ماننے والوں سے پیر صاحب یہی کام لے رہے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کرو۔ ملک میں فساد پھیلاؤ۔ اور سنا ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بھی ان پیر صاحب کے مرید ہیں اور اسی طرح اور بہت سارے افسران بھی مرید ہیں۔ تو ایسے پیروں کے پیچھے چلنے والے لوگوں سے نہ انصاف کی توقع کی جا سکتی ہے، نہ ہی ان سے کسی قسم کی یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اسلام کی کسی بھی رنگ میں کوئی خدمت کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے تو شاہ صاحب کو اور ان کے خاندان کو خوش ہونا چاہئے کہ اس پیری کی گدی سے چھٹ گئے۔

ان نصائح کے بعد حضور انور نے فرمایا: اب مَیں ان نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلے جو نکاح ہے عزیزہ نصرت جہاں اور عثمان جعفری کا بیس ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ ہاجرہ نصرت کا ولی مَیں خود ہوں۔ تو بطور ولی میں عزیزہ ہاجرہ نصرت کے عزیزم عثمان جعفری کے ساتھ نکاح کی منظوری کا اعلان کرتا ہوں۔ اور لڑکے کی طرف سے مرزا سفیر احمد صاحب ان کے وکیل ہیں۔

دوسرے نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے عزیزم عطاء المومن بھٹی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: آپ ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب کے بھتیجے ہیں؟ ان کے اثبات میں جواب پر حضور انور نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

ہفت روزہ نئی دنیا میں

جماعت احمدیہ کے خلاف ایک سوال کا جواب

محمد عظمت اللہ قریشی۔ بنگلور

ہفت روزہ اخبار نئی دنیا میں مورخہ 16/22 اپریل 2012 صفحہ 16 پر ایک صاحب محمد انور شاہد بانکا (بہار) نے ایڈیٹر شاہد صدیقی صاحب سے سوال پوچھا ہے کہ شاہد بھائی رد قادیانیت پر بھی آپ کی تحریر شائع ہونی چاہیئے۔

ایڈیٹر شاہد صدیقی کا جواب'' نئی دنیا میں قادیانیت کی سازش وقتاً فوقتاً بے نقاب کی جاتی ہے اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ خود مسلمان اپنے دین کے بارہ میں معلومات حاصل کریں۔ اسلام کی تاریخ اور اپنے اسلاف کی قربانیوں کے بارہ میں پڑھیں۔ قادیانیت سے اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔ خطرہ ہے تو خود مسلمانوں کی کم علمی، جہالت، ناواقفیت اور ملکی انتشار سے۔''

(ہفت روزہ اخبار نئی دنیا 16.22 اپریل 2012ء)

جناب شاہد صدیقی صاحب! سازشیں بھی آپ کی ہیں فتنے بھی آپ جیسوں کے ہیں۔ رہی بے نقاب کرنے کی بات تو اپنی فہم وفکر سے نقاب اُٹھا کر دیکھیں کہ مغرب کی دجالی حکومت کے ساتھ مل کر اسلامی حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجانے میں ان کی مدد کون کر رہا ہے؟ مسلمان آبادیوں کو کس کی مدد سے دجال ویران کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے؟ احمدی مساجد سے آیات قرآنی اور کلمہ طیبہ جو اسلام کی روح ہے کون مٹا رہا ہے مسجدوں میں اذانیں دینے والے اور نمازیں پڑھنے والے احمدیوں کو شہید کون کر رہا ہے۔ دیگر اقوام کے لوگوں نے یہ ظلم نہیں کیا بلکہ نام نہاد مولوی اور سرکاری مسلمان یہ انجام دے رہے ہیں مسلمان کے لبادہ میں اسلام کو مٹانے کی ناپاک کوششیں کر رہے ہیں۔ اور الزام معصوم احمدیوں پر؟ یہ کیا بات ہوئی۔

تبلیغ اسلام کرنا مسجدیں تعمیر کرنا:

(گذشتہ نئی دنیا میں شمارہ 9/15 اپریل 2012ء صفحہ 17 پر جس مسجد کی فوٹو آپ نے شائع کی ہے۔ یہ مسجد بشارت پیڈرو آباد اسپین میں واقع ہے اسے احمدیوں نے تعمیر کیا ہے) دینی مدارس بنانا اسکول کالج بنانا، ہسپتال تعمیر کرنا بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اس کے لئے اقوام متحدہ کے ادارہ ریڈ کراس کی طرف سے Humaniti .First کے نام سے مستقل ادارہ قائم کرنا، تبلیغ اسلام کے لئے ایم۔ ٹی۔ اے کے نام سے ٹی وی چینل قائم کرنا کیا یہ سب اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں ہیں اگر یہ سازشیں ہیں تو بے نقاب کریں ان سب باتوں اور کاموں کو مسلمانوں کے سامنے لے آئیں ڈر کس بات کا ہے۔ بہرحال احمدیہ مسلم جماعت تو اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے قائم ہوئی ہے اسے ڈرنے یا خطرہ محسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس ضمن میں خاکسار احمدیہ مسلم جماعت کے چوتھے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1983ء کا ایک حصہ پیش کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہم ہمیشہ کیلئے امن اور محبت کی راہوں پر چلیں گے ہمیں دنیا سے کوئی خوف نہیں کیونکہ خدا کے بندے جو خدا کے ولی ہوتے ہیں ان کو دنیا کے خوفوں سے آزاد کیا جاتا ہے۔ ہم وہ آزاد قوم ہیں غیر اللہ کے خوف سے، جن کی آزادی پر کبھی کوئی تبر نہیں رکھ سکتا۔ ہم اللہ کے ہیں اور اللہ کے رہیں گے اس دنیا میں بھی خدا کے ہیں۔ اس دنیا میں بھی خدا کے حضور حاضر ہوں گے اس لئے ہم سے بہتر ہم سے یقینی امن کی زندگی اور کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی خطرہ ہمیں اپنی ذات کے متعلق نہیں خوف ہمیں اپنے اوپر نہیں ہاں بنی نوع انسان کے لئے خوف رکھتے ہیں، بنی نوع انسان کے لئے پریشان اور محزون رہتے ہیں ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ پس آج ہم سب مل کر جو دعا کریں اس میں بنی نوع انسان کے ہلاکت سے بچنے کے لئے بطور خاص دعا کریں اور اس سے بڑھ کر اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا کریں۔ یہ اُمت بہت سے دکھوں کا شکار ہو چکی ہے۔ کوئی ایک ملک بھی تو ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کا حال غیر نہ ہو چکا ہو۔ طرح طرح کے مصائب نازل ہو چکے ہیں اور طرح طرح کے مصائب مونہہ پھاڑے دیکھ رہے ہیں اور اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں مشرق سے مغرب تک تمام مسلمان سلطنتوں میں بے امنی کی روح ہے۔ بے چینی بے قراری ہے۔ بعض مسلمان ممالک بعض دوسرے ممالک سے لڑ رہے ہیں۔ ایک ہی نعرہ بلند کرنے والے ایک ہی ملک کے باشندے ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ایسا کیا جا رہا ہے۔ لبنان کے حالات آپ جانتے ہیں کتنے دردناک ہیں کس طرح مسلمانوں کی آزادی کے علمبرداروں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور کوئی پشیمانی نہیں ہوئی کوئی احساس ندامت نہیں پیدا ہوا۔ یہی حال ساری دنیا میں ہو رہا ہے۔ ایران عراق کے ساتھ لڑ رہا ہے اور مسلمان مسلمان کا خون بہا رہا ہے غیر قوموں سے ہتھیار مانگ مانگ کر اور خرید خرید کر مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں اور ان کی زندگی بھر کی کمائیاں اور جائدادیں آگ کی نذر کی جا رہی ہیں اور مسلمان کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ یہ وہ دردناک حالات ہیں جو ہمارے لئے فکر کا موجب ہیں۔

آج دنیا میں بعض لوگوں کو خطرہ صرف احمدیت سے نظر آ رہا ہے جن سے دنیا کو کوئی خطرہ نہیں ہے وہ جو ساری دنیا کی امن کی ضمانت ہیں بعض لوگ ان کو خطرہ بیان کر رہے ہیں۔ اور ان باقی سارے خطرات سے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے دعائیں کریں ان آنکھوں کے لئے ان کو بصارت نصیب ہو ان کے دلوں کو جو بند ہو گئے ہیں اور صداقت کو دیکھ نہیں سکتے ان کی آنکھوں کے سامنے نہایت ہولناک واقعات رونما ہو رہے ہیں لیکن ان کو اس کی فکر نہیں ہے۔

ایک طرف اشتراکیت ہے (اب تو یہود و نصاریٰ کی دجالیت ہے۔ ناقل) جو مسلمان ممالک پر بھی قبضہ کرتی چلی جا رہی ہے ان کے ذہنوں پر بھی قابض ہو رہی ہے اور ان کے دلوں کو بھی اپنا بنا رہی ہے دوسری طرف مادہ پرستی ہے جو ایک قسم کا زہر لے کر مسلمانوں کی رگ و پے میں داخل ہو رہی ہے اور دونوں ہلاکتیں دراصل خدا سے دور لے کر جا رہی ہیں یہ وہ حقیقی خطرات ہیں جو آج بڑی کثرت کے ساتھ اور بڑی تفصیل کے ساتھ مسلمان دنیا کو پیش ہیں اور دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں لیکن کچھ آنکھیں ایسی بھی ہیں جو ان کو دیکھنے سے انکار کر رہی ہیں ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ خدائے واحد کے بندے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام دہریت کا شکار ہو جائیں یا مادہ پرستی کے زہر میں مارے جائیں ان کو سوائے احمدیت کے اور کوئی خطرہ نہیں۔

پس ان کے لئے دعا کرنا ہمارا کام ہے ہم اس بات کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ قول اور فعل سے ہی نہیں دعاوں کے ذریعہ بھی اس دنیا کو بچانے کا انتظام کریں۔ پس اپنی دعاوں میں بکثرت اپنے مسلمان بھائیوں کو یاد رکھیں۔ فلسطین کیلئے بھی دعا کریں اور لبنان کیلئے بھی دعا کریں، سعودی عرب کے لئے بھی دعا کریں اور یمن کیلئے بھی دعا کریں دعائیں کریں عراق کیلئے بھی اور ایران کے لئے بھی، افغانستان کے لئے بھی اور پاکستان کے لئے بھی ایک ایک مسلمان ملک کا حال اپنے ذہنوں میں حاضر کر کے درد کے ساتھ اور تڑپ کے ساتھ ان کے بچنے کیلئے دعائیں کریں۔ یہ اُمت مرحومہ آج بہت مظلوم ہے اتنے دکھوں کا شکار ہو چکی ہے کہ بعض دفعہ راتوں کو اٹھ کر میں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتا ہوں کہ اے میرے مولا! ان کو بچا لے یہ ہم سے نفرتیں کرتے ہیں تو کرتے رہیں لیکن ہماری محبت میں آنچ نہیں آئے گی۔ ہم تو ان کا سکھ دیکھ کر ہی راضی ہوں گے ان کے دکھ دیکھ کر راضی نہیں ہوں گے۔

ان دُعاوں میں آپ شریک ہوں آج بھی شریک ہوں کل بھی شریک ہوں صبح بھی شریک ہوں رات بھی شریک ہوں عرب دنیا کے دکھ تو ہمارے لئے بطور خاص دکھ کا موجب ہیں۔ محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں میں پیدا ہوئے۔ جس نے ہمیشہ کے لئے سارے زمانوں پر احسان فرمایا ہم اس احسان کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ آج اگر ہم روحانیت کی لذت یاد کر رہے ہیں آج اگر ہم خدا آشنا ہیں تو عرب قوم ہی میں ہمارا وہ آقا اور محسن پیدا ہوا تھا جس کے نتیجہ میں آج ہم خدا آشنا ہو گئے اس احسان کو ہم کیسے بھول سکتے ہیں۔ ہم اس قوم سے گہری محبت رکھتے ہیں اُن کے دکھ ہمارے دکھ ہیں بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے دکھ ان سے بڑھ کر ہمارے دکھ ہوں۔ ان کے دکھ تو تقسیم ہو چکے ہیں، یہ اندرونی نفرتوں کا شکار ہو کر بعض عربوں کا دکھ محسوس کر رہے ہیں اور بعض عربوں کے دکھ میں خوشی محسوس کرنے لگے ہیں۔ مگر ہمارے لئے ان کے دکھ ہمارے دلوں میں جمع ہو کر ایک دکھ بن چکے ہیں اس لئے بہت دعائیں کریں اور کثرت سے دعائیں کریں جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں کوئی خوف نہیں ہمیں خدا امن کی ضمانت دے رہا ہے چنانچہ قرآن کریم میں بار بار یاد کراتا ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون پس ہمارے دکھ دوسروں کیلئے ہیں ہمارے خوف دوسروں کے لئے ہیں ہمارے حزن دوسروں کے لئے ہیں اس لئے بکثرت دعائیں کریں ذکر الٰہی پر زور دیں صبح شام اٹھتے بیٹھتے بازاروں میں چلتے پھرتے گھروں کے اندر ہر وقت اپنی زبان کو ذکر الٰہی اور درود سے تر رکھیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو قبول فرمائے اور سارے عالم اسلام پر رحمت کی بارش ہو۔'' (افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1983ء)

بلاشبہ آپ کی یہ بات صد فیصد درست ہے کہ ''قادیانیت'' (احمدیت) سے اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہے، خطرہ ہے تو خود مسلمانوں کی کم علمی جہالت ناواقفیت اور ملکی انتشار''

ملکی انتشار فتنہ فساد بعض نام نہاد جاہل مولویوں نے اپنی روزی روٹی کے لئے اُمت میں برپا کر رکھا ہے۔ ان ملاوں کے جہادی دہشت گرد چیلوں نے جیسا کہ آپ کو بھی علم ہے گذشتہ سال لاہور کی دو احمدیہ مساجد پر جمعہ کی نماز کے لئے جمع ہونے والے معصوم احمدیوں پر مشین گنوں سے حملہ کر کے 86 افراد کو شہید کر دیا تھا۔ یہ جہادی وہ لوگ ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے بلکہ بنی نوع انسان کے لئے نقصان اور خطرہ ہیں۔

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں بکمال ادب وانکسار حضرات علماء مسلمان وعلما عیسائیاں و پنڈتان ہندووان وآریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی وایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم حضرت عیسیٰؑ کے قدم پر ہے۔ انہیں معنوں سے میں مسیح موعودؑ کہلاتا

(باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)

ھنگرین مستشرق :

ڈاکٹر جولا گرمانوس

منور احمد خالد۔ جرمنی

خاکسار مکرم حافظ فرید احمد صاحب کا ممنون احسان ہے کہ اس عاجز کو 2003 میں وقفوں وقفوں کے ساتھ ایک لمبا عرصہ تبلیغ کے لئے ھنگری بھجواتے رہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم کرنے کی توفیق پائی۔ الحمد للہ۔

(بحوالہ احمدیہ بلٹن جرمنی۔ دسمبر 2003 جنوری 2004)

دوران تبلیغ ایک لڑکی نے بتایا کہ اس نے اپنی یونیورسٹی کے امتحان میں اسلام کو بطور مقالہ چُنا تھا اس لئے وہ نہ صرف اسلام بلکہ (حضرت) مرزا غلام احمدؑ اور احمدیت کے بارہ میں مکمل واقفیت رکھتی ہے۔ جب میں نے اس سے اس کے علم کے ماخذ پوچھے تو اس نے ھنگری ہی کے ایک مستشرق پروفیسر ڈاکٹر جولا گر مانوس کی کتب ''اللہ اکبر'' اور ''مشرق کی روشنیوں کی طرف'' کے نام لئے۔ اس پر مجھے محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب 9-10-1999 کا اس پروفیسر پر لکھا ہوا مضمون یاد آگیا جو میرے پاس جرمنی میں موجود تھا۔

اب مجھے ڈاکٹر گرمانوس کی ان دونوں کتب کی تلاش ہوئی۔ کتابوں کی جس بڑی دکان پر پہنچا انہوں نے ان کتب کے نہ ہونے کا جواب دیا۔ ایک دکاندار نے مشورہ دیا کہ کباڑیوں کی دکان سے پتہ کریں اسکی بات درست نکلی ایک کباڑی سے مجھے یہ دونوں کتب مل گئیں اس پر خیال آیا کہ یوروپین لوگ تو بوڑھا اور غیر کارآمد ہوجانے پر ماں باپ کو بھی کباڑ خانے میں جمع کر دیتے ہیں یہ گرمانوش کی کتب کیا چیز ہیں۔

پروفیسر جولا گرمانوش 6 نومبر 1884 کو ھنگری کے دارالحکومت بڑاپسٹ Buda Pest میں پیدا ہوا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد 70 کے قریب کتب مقالے اور مضامین لکھے کئی یونیورسٹیوں سے تمغے حاصل ہوئے۔ مصر اور ترکی کے سفر کئے اور ان پر مضامین لکھکر مشہور ہوا تو مزید وقائع نگاری کے لئے ابن بطوطہ بننے کا شوق پیدا ہوا۔ وقائع نگاری کے لئے سفر اور سفر کے لئے اشرفیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب یہ ابنِ بطوطہ صاحب کا زمانہ تو نہیں تھا کہ جب انسانی اقدار اور مہمان نوازی عروج پر تھیں کہ وہ جہاں جاتا شادی کر لیتا اور سسرالی ٹٹو پر سارا علاقہ گھوم پھر کر سفرنامہ تیار کرتا اور پھر بیوی اور ٹٹو کو وہاں چھوڑ کر آگے نکل جاتا جہاں ایک اور شادی کر لیتا۔ یہ بیسویں صدی تھی جہاں اقدار سے زیادہ لالچ خود پسندی اور بڑے لوگوں میں خوشامد پسندی بھر چکی تھی۔ مگر یہ بھی اپنے ملک ھنگری کا اسم بامسمّٰی تھا۔

ڈاکٹر گرمانوش پہلے تو عراق کے شاہ فیصل سے ملا پھر شاہ ابن سعود سے مل کر مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور عبدالکریم نام رکھا پھر اسی نام سے حج بھی کیا اور حاجی عبدالکریم بن گیا اور دونوں بادشاہوں سے خوب انعام پایا پھر اس نے سوچا کہ اس وقت سونے کی چڑیا تو ھندوستان ہے چنانچہ ھندو لیڈروں کے علاوہ مسلمان اشرافیہ سے خاص طور پر ملا۔ علامہ اقبال سے بھی راہ ورسم بڑہائی۔

کلکتہ میں رابندر ناتھ ٹیگور کی یونیورسٹی میں پروفیسر بھی مقرر رہا۔

ہمارے ہاں تو عرب کا کوئی بدو عربی چوغہ پہن کر آجائے تو اس سرزمین کے عظیم رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے اس کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہاں تو ایک غیر مسلم یورپین پروفیسر نے اسلام قبول کر کے حاجی عبدالکریم نام رکھا ہوا تھا اگر وہ عربی چوغہ پہن کر آجائے تو کیوں نہ سرآنکھوں پر بٹھایا جائے چنانچہ بمبئی، آگرہ، علی گڑھ اور لکھنو کی یونیورسٹیاں اسکو لیکچر دینے کے لئے بلاتی رہیں اور یہ مال بناتا رہا۔

اس زمانہ میں نہ صرف ھندوستان بلکہ بیرون بھی جماعت احمدیہ اپنی روز افزوں فتوحات کی وجہ سے نام پیدا کر چکی تھی چنانچہ اس نے قادیان کا رخ بھی کیا سیدنا حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کی اور حضور سے اُن کا دستخط شدہ فوٹو اور سرینگر میں قبر مسیح کے فوٹو اپنی کتاب اللہ اکبر کے پہلے ایڈیشن میں 1936ء میں شائع کر دئے۔ بعد کے ایڈیشنوں سے یہ غائب کر دیئے حضرت مصلح موعودؓ کی زیرک نگاہی سے کون بچ سکتا تھا اس لئے قادیان میں دال نہ گلتی دیکھکر پیغامیوں کے پاس لاہور آجاتا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے دوستی کر لیتا ہے جہاں اسکی اُمید بر آتی ہے یہ دوستی بھی اشرفیوں کی مقدار کے لحاظ سے کبھی گرم کبھی سرد ہوتی رہتی ہے۔ کبھی قطع تعلق کر لیتا ہے اور ضرورت پڑنے پر پھر دوستی کر لیتا ہے۔

جہاں تک اسکی کتاب ''اللہ اکبر'' کا تعلق ہے۔ کچھ عرصہ پہلے کسی نے انٹرنیٹ میں لکھا کہ اس کے پاس اللہ اکبر کا جرمن نسخہ موجود ہے۔ جو 1938ء میں شائع ہوا۔ اور ایک ہی نسخہ ہے اور وہ قابل فروخت ہے۔ خاکسار نے وہ بھی خرید لیا۔ یہ دونوں یعنی ھنگرین۔ جرمن نسخے محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کو بھجوا رہا ہوں کہ ان کو تنقید اور تبصرہ نگاری کا ملکہ حاصل ہے۔

اور جس طرح انہوں نے اس ڈاکٹر پر 99ء میں تبصرہ کیا تھا اور صرف تین فوٹو دیکھ کر تبصرہ کیا تھا۔ اب پوری کتاب ملاحظہ فرما کر پھر تبصرہ فرمادیں کہ جائے استاد خالی است۔ لیکن میں سردست اس پروفیسر کی دوسری کتاب ''مشرق کی روشنیوں کی طرف'' کے ایک پیراگراف جو صفحہ 161-160 پر ہے۔ کا ترجمہ اردو میں دے رہا ہوں یہ ترجمہ انگریزی سے عزیزم نصیر احمد شاہد ایم اے نے کر کے دیا ہے۔ جو اسطرح ہے۔

(مشرق کی روشنیوں کی طرف 161-160 مطبوعہ 1938)

انیسویں صدی کے وسط میں سوامی دیانند نے ھندو مذھب میں جدید تحریک کا آغاز کیا جسے آریہ سماج کہا جاتا تھا۔ جو وسطی ایشیا سے آئے ہوئے سفید چمڑی والے آرین مہاجرین کا قدیم مذھب تھا۔ یہ بنیادی طور پر سنسکرتی ویدوں پر ایمان رکھتے تھے اور ذات پات اور بت پرستی کے مخالف اور ویدوں کی تعلیمات کو اپنا رہبر گردانتے تھے۔

بہت سی اہم ھندو شخصیات نے یہ مذھب اختیار کر لیا اور ایک اندازے کے مطابق اس وقت یہ اپنی تعداد میں ایک ملین کا ہندسہ عبور کر چکے ہیں۔ یہ بعض عقائد کو ناقابل یقین کی حد سے بھی اوپر لے گئے ہیں مثال کے طور پر ان کے مطابق ھندوستان کے دریا اتنے متبرک ہیں کہ ان میں کسی قسم کے جرثومے نہ تو پیدا ہو سکتے ہیں نہ پروان چڑھ سکتے ہیں۔

اِن کے قدیم آریائی خیالات کی وجہ سے انہیں مسلمانوں خاص طور پر عامۃ المسلمین سے مختلف عقائد رکھنے والے شمالی ھند سے تعلق رکھنے والے ایک پڑھے لکھے زمیندار (حضرت) مرزا غلام احمدؑ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جن کے گاؤں قادیان میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ آخری نبی ہیں۔ بنیاد پرست مسلمان ان کے خلاف پرچار کرتے اور انہیں ایک نیا دین بنانے والا قرار دیتے لیکن وہ اپنے علمی دلائل اور مباحثوں سے اپنے کام پر ڈٹے رہے اور آج ھندوستان اور تمام دنیا میں ان کے ماننے والوں کی تعداد کئی لاکھ ہے جو احمدیہ کہلانے والے اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کی تاثیر

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعودؑ کے مشہور صحابی تھے۔ آپ کی پیدائش قریباً 1857ء وفات 25 اگست 1957ء ہے آپ اپنے خودنوشت حالات روایات میں تحریر کرتے ہیں:

''میری پیدائش موضع احمد آباد تحصیل پنڈ دادخان ضلع جہلم ہے۔ جو بھیرہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ میرے والدین سخت حنفی تھے۔ بندہ کو امرتسر جناب قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کے پاس آنے سے احمدیت کا علم ہوا۔ بندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعا استخارہ کیا۔ اور دعا میں یہ درخواست کی تھی کہ مولیٰ کریم مجھے اطلاع فرمائے کہ جس حالت میں اب ہوں یہ درست ہے یا جو اس وقت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ہے۔ وہ درست ہے۔ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں لیکن رخ قبلہ کی طرف نہیں ہے اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے۔ جس سے تفہیم پیدا ہوئی کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے۔ دوسرے روز نماز عشاء کے بعد پھر رو رو کر بہت دعا کی تو حضرت مسیح موعودؑ نے خواب میں فرمایا اصل دعا کا وقت جوف الیل کے بعد ہوتا ہے۔ جس طرح بچہ کے رونے پر والدہ کے پستان میں دودھ آجاتا ہے۔ اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے۔ اس کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی اختیار کر لی اس کے بعد حضور کی پاک صحبت کی برکت سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک روز نماز تہجد کے بعد خاکسار سجدہ میں دعائیں کر رہا تھا کہ غنودگی کی حالت طاری ہوگئی۔ جو ایک کشفی رنگ تھا۔ ایک پاکیزہ شکل فرشتہ میرے پاس آیا جس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سفید کوزہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور ایک ہاتھ میں ایک خوبصورت (کارد) چھری تھی۔ مجھے کہنے لگا تمہاری اندرونی صفائی کیلئے آیا ہوں اس پر میں نے کہا بہت اچھا آپ جس طرح چاہیں صفائی کریں۔ چنانچہ اس نے چھری سے پہلے میرے سینہ کو صاف کیا اور اس کوزہ کے پانی سے اس کو خوب صاف کیا۔ لیکن مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی خوف کی حالت پیدا ہوئی۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے خیال کیا اب میں نے صبح کی نماز ادا کرنی ہے اور یہ تمام بدن چیرا ہوا ہے نماز کس طرح ادا کر سکوں گا اس لئے پاؤں کو ہلانا شروع کر دیا تو کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی اور حالت بیداری پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کی۔ اس کے بعد حضور کے فیض سے بہت روحانی فوائد حاصل ہوئے۔ جو قبل اس کے کبھی نہیں ہوئے۔''

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 610 ایڈیشن 2007ء)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

میری پیاری امی جان

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش

وحیدالدین شمس۔ واقف زندگی قادیان

میری پیاری امی جان کی پیدائش 1927ء ساکن بگول جانب مشرق آٹھ کلو میٹر قادیان ضلع گورداسپور میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم کا نام مکرم مستری ناظر الدین صاحب اور دادا کا نام محترم حضرت جھنڈے خان صاحبؓ تھا۔ آپ کے نانا جان حضرت میاں فتح دین صاحب مدفن بہشتی مقبرہ ساکن سیکھواں تھے گویا ننھیال اور ددھیال دونوں صحابی خاندان تھے۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں جو اماں عائشہ کے نام سے جانی جاتی تھیں جن کو حضرت اماں جانؓ نے اپنی بیٹی بنایا ہوا تھا والدہ صاحبہ ان کی بھانجی تھیں۔

والدہ محترمہ نے 1944ء میں 300 روپے حق مہر پر وصیت کی تھی اور اسی سال میرے والد محترم مکرم مستری محمد دین صاحب سے آپ کی شادی ہوئی اپریل 1947ء میں بڑے بھائی جان محترم مکرم حمید الدین شمس صاحب مرحوم پیدا ہوئے۔ تقسیم ہند کے وقت والدہ محترمہ بڑے بھائی صاحب کو لے کر اپنے والدین کے ساتھ پاکستان چلی گئی تھیں۔ 1952ء میں والدہ محترمہ واپس قادیان آگئیں۔ ہم پانچ بھائی بہن 1952ء کے بعد قادیان میں پیدا ہوئے۔

آپ صوم صلوۃ اور شعار اسلام کی انتہائی پابند تھیں۔ جب تک ہوش رہا بلا ناغہ نماز تہجد اور پنج وقتہ نماز ادا کرتی رہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی کے ساتھ کرتیں اور جب تک صحت قائم رہی بلا ناغہ نماز فجر کے بعد مزار مبارک بہشتی مقبرہ پر دعا کے لئے جایا کرتی تھیں۔ اپنوں اور غیروں کو یکساں پیار اور دعائیں دیتیں تھیں۔ انتہائی غریب پرور تھیں اپنے وظیفہ سے غریب خواتین جن میں مسلم وغیر مسلم دونوں تھیں کی ہر ماہ امداد کرتیں اور کبھی کسی سے ذکر نہ کرتیں۔ میرے ایک دوست مکرم دلاور خان صاحب ابن مکرم بہادر خان صاحب درویش نے آپ کی وفات کے بعد بتایا کہ ان کی والدہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں شدید بیمار ہو گئی بچے چھوٹے تھے، خالہ رشیدہ چھ ماہ تک اپنے گھر سے کھانا تیار کر کے بھجواتی رہیں۔ اس بات کا ذکر ہماری امی جان نے ہم سے کبھی نہ کیا آپ کی وفات کے بعد اس نیکی کا علم ہوا۔

امی جان کو خلافت سے بہت محبت اور عقیدت تھی گھر میں کوئی بیمار پڑ جائے یا پریشانی ہوتی تو تاکید کرتیں کہ حضور انور کی خدمت اقدس میں دعاؤں کے لئے فیکس کرو تمام مشکلات دور ہو جائیں گی۔ اپنی بیماری میں خاکسار کو تاکید کرتیں کہ حضور کی خدمت اقدس میں میرے لئے دعا کی درخواست بھجواؤ۔ والدہ صاحبہ کی اس تاکید پر خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا کہ بار بار حضور انور کی خدمت اقدس میں دعائیہ فیکس بھجواتا رہا۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ہر فرد سے والہانہ محبت وعقیدت رکھتی تھیں۔ امی جان کو حضرت صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ محترمہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی 60 سال تک خدمت کا موقعہ ملا اور ساتھ رہنے کا موقعہ ملا آپ دونوں بزرگوں کی خدمت اور بچوں کی خدمت کو اپنی خوشی سمجھتی تھیں۔ حضرت میاں صاحب بھی آپ کو بہت عزت اور دعائیں دیا کرتے تھے۔ حضرت میاں صاحب اور حضرت بیگم صاحبہ کو آپ پر بہت اعتماد تھا۔ جب بھی سفر پر جاتے گھر کی ہر قسم کی چابیاں اور اموال وغیرہ والدہ محترمہ کے حوالہ کر کے جایا کرتے تھے۔ امی جان نے کبھی ان دونوں بزرگوں کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچنے دی۔ الحمد للہ۔ اس اعتماد اور محبت کا نتیجہ تھا کہ والدہ صاحبہ کی وفات پر حضرت بیگم صاحبہ سارا دن بیماری اور کمزوری کے باوجود ہمارے گھر پر رہیں اور والدہ کی میت کو رخصت کرنے کے بعد بھی کافی دیر تک ہم سب کو پیار اور حوصلہ دیتی رہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دنیا بھر سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگوں اور بچوں کے فون آئے۔ جزاھم اللہ۔ جلسہ سالانہ 2011ء میں والدہ کی صحت ٹھیک نہیں تھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے خاندان کے بزرگان تیمارداری کے واسطے تشریف لائے۔

خاکسار اپنے بھائیوں میں سے واقف زندگی ہے اس لئے مجھ سے پیار و محبت کا ایک الگ سلوک تھا۔ گاہے بگاہے میری جیب میں کچھ نقدی رکھ دیتیں اور کہتیں بیٹا رکھ لو مجھے معلوم ہے کہ تم واقف زندگی ہو اور اس امر کا اظہار دوسرے بھائی بہنوں کے سامنے بالکل نہ کرتیں تاکہ میری عزت نفس کو ٹھیس نہ پہنچے۔

میری امی جان نے اپنی چار بہوؤں کے ساتھ زندگی گزاری اور سب کو اپنی بیٹیاں بنا کر رکھا۔ آپ بہت صبر کرنے والی خاتون تھیں اور ہم سب کو ہر حال میں صبر کرنے کی تلقین کرتیں۔ 1947ء کے بعد پاکستان گئیں بہت مشکل دور تھا بڑے صبر اور دُعاؤں کے ساتھ اپنے والدین اور بھائیوں کے پاس وقت گزارا 1952ء میں قادیان واپس آئیں زمانہ درویشی تھا والد صاحب بھی خاموش طبیعت صابر و شاکر رہنے والے تھے۔ والدہ صاحبہ نے زمانہ درویشی جو کہ بہت تنگ دستی والا تھا نہایت صبر اور شکر کے ساتھ گزارا۔ کبھی کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ 10 دسمبر 1995ء میں جواں سال بیٹا محترم مولانا حمیدالدین شمس صاحب کی وفات میدان عمل میں ہوگئی ان کے چھوٹے چھوٹے سات بچے تھے تصور کریں ایک ماں پر کیا بیتی ہوگی لیکن والدہ صاحبہ نے بہت صبر دکھایا اور ہم سب کو خوش رہنے اور صبر کرنے اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے کی تاکید کی۔ بھائی جان کی وفات کے سوا سال بعد محترم والد صاحب مارچ 1997ء میں وفات پا گئے۔ پے در پے صدمات کو بڑے حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا اور ہم سب کو بھی دعاؤں کے ساتھ اپنا پیار دیا اور بھائی جان کی بیوی بچوں کو اور ہم سب بھائی بہنوں کو صدمات کو محسوس نہ ہونے دیا۔ اور اس پے در پے صدمات کے وقت ہم کو نمازوں اور قرآن مجید کی تلاوت کی تاکید کرتیں کہ اس سے تم کو صبر اور خوشیاں نصیب ہوں گی۔

بڑی ہمشیرہ مکرمہ امتہ الکریم صاحبہ جب 1954ء میں پیدا ہوئیں تو بیٹی کی شادی کا سوچنے لگ پڑیں گھر میں مرغیاں رکھی ہوئیں تھیں ان کے انڈے فروخت کر کے یا کبھی کسی طرف سے کوئی تھوڑی رقم آجاتی تو اسے حضرت بیگم صاحبہ کے پاس جمع کروا دیتیں کہ خرچ نہ ہو جائے اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں عرض کرتیں کہ جب امرتسر میں جائیں کریم کی شادی کے لئے کوئی چیز لے آئیں اسی طرح تھوڑا تھوڑا کر کے بیٹی کا پورا جہیز تیار کر لیا۔

حضرت بیگم صاحبہ ایک لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت تھیں امی جان کو ایک لمبے عرصہ تک حضرت بیگم صاحبہ کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کے کام کرنے کی توفیق ملی خصوصاً خدمت خلق کے کام۔ آپ نے تقریباً 40 سال تک سیکریٹری لجنہ اماء اللہ قادیان بطور نائب سیکریٹری لجنہ اماء اللہ بھارت اور اعزازی ممبر لجنہ اماء اللہ بھارت کے طور پر خدمت سرانجام دی۔ جلسہ سالانہ قادیان میں 2010ء تک حضرت سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ کے ساتھ مہمانان کرام دار المسیح کے لئے جلسہ سالانہ سے پہلے انکی رہائش کے لئے تمام تیاریاں کرواتیں اور مہمانوں کی واپسی کے بعد حضرت بیگم صاحبہ کی ہدایت کے مطابق سامان سنبھالتیں۔

آپ بہت نیک اور ملنسار خاتون تھیں ہر ایک چھوٹے بڑے سے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ملتیں احباب و مستورات ان کو راستہ میں روک کر سلام کرتے اور دعا کے لئے کہتے جو بھی راستہ میں ملتا اس کا حال چال پوچھتیں اس کے بیوی بچوں کی خبر لیتیں اور دعائیں دیتیں آپ کو ہر چھوٹا بڑا خالہ رشیدہ کے نام سے پکارتا تھا۔

آپ کی وفات پر مکرمہ ڈاکٹر منصورہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد طارق صاحب جو ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم و مغفور سابق صدر صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی نے کہا:

’’جب میں بیاہ کر قادیان آنے لگی اور بعد میں میری والدہ (فرحت الہ دین بنت مولوی عبدالمالک خان صاحب) نے مجھے تاکید کی کہ قادیان میں خالہ رشیدہ سے ملتی رہا کرو وہ بہت نیک مخلص اور حضرت آپا جان کے قریب رہتی ہیں ان کی صحبت میں رہنے کی کوشش کیا کرو‘‘

امی جان نومبر 2011ء میں کولہے کی درد کی وجہ سے بیمار ہوئیں آہستہ آہستہ گردوں میں انفکشن اور دوسرے عوارض میں مبتلاء رہیں آخر اللہ کی تقدیر غالب آئی 4 مئی 2012ء بروز جمعۃ المبارک بوقت فجر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ اسی روز بعد نماز عصر (بعد خطبہ جمعہ حضور انور) حضرت امیر صاحب مقامی نے کثیر احباب جماعت کے ساتھ جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں نماز جنازہ ادا کی اور سپرد خاک کیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا ذکر خیر اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مئی 2012ء میں ان الفاظ میں فرمایا:

پہلا جنازہ جو ہے مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم قادیان کا ہے۔ 4 رمئی کو پچاسی سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مستری ناظر الدین صاحب کی بیٹی اور حضرت میاں فتح دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں حضرت انّاں عائشہ جو معروف ہیں۔ اماں جانؓ نے حضرت اماں عائشہ کو بیٹی بنایا ہوا تھا، اُن کی بھانجی تھیں۔ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب کی بیگم صاحبہ سے بڑا خاص تعلق تھا اور انہوں نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ، بڑی تکلیف کے ساتھ، لیکن خوشی سے اور بشاشت سے درویشی کا زمانہ گزارا ہے۔ مرحومہ نے 1944ء میں وصیت کرنے کی توفیق پائی تھی۔ آپ کو لمبا عرصہ لجنہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحومہ کے چار بیٹے تھے جن میں سے بڑے بیٹے حمید الدین صاحب شمس مرحوم مبلغ سلسلہ تھے جو سینتالیس سال کی عمر میں ان کی زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ ان کے دوسرے بیٹے وحید الدین صاحب بھی واقفِ زندگی ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹے رشید الدین صاحب بھی صدر عمومی کے طور پر کام کرتے رہے۔ اسی طرح نصیر الدین صاحب بھی ان کے ایک بیٹے ہیں وہ بھی وہیں کام کر رہے ہیں۔ ان کے دامادوں میں سید عبداللہ صاحب بھاگلپور کے زون کے امیر ہیں۔ داماد عبدالنقی صاحب امورِ عامہ میں کام کرتے ہیں۔ مرحومہ صوم وصلوۃ اور نماز تہجد اور روزانہ تلاوت قرآنِ کریم کی بہت پابند تھیں۔ قادیان میں

(باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ ۔ جون 2011ء

پاکستان میں اب بھی ایک مضبوط جماعت قائم ہے تاہم ان کی زندگیاں سختیوں کے سائے تلے گزر رہی ہیں۔

کینیڈا کی حکومت اور لوگوں کے ہمارے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔

کسی شخص کو بھی اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ بانیان مذاہب یا کسی بھی مذہب کی تضحیک یا بے ادبی کرے۔ لامذہب لوگوں کو بھی پیغمبروں اور مذاہب کی تضحیک یا بے ادبی نہیں کرنی چاہئے۔ یہ اخلاقیات کا بنیادی اصول ہے۔

آپ کی دنیا کے امن کے حصول کیلئے کوششیں بہت قابل تعریف ہیں

جرمنی میں کینیڈا کے سفیر کی حضور انور سے ملاقات میں متفرق امور پر گفتگو

(ممبر نیشنل اسمبلی Mr. Stefan Rupper اور جرمن حکومت کے کمشنر برائے انسانی حقوق Mr. Markus Loning کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات میں متفرق امور پر گفتگو)

جرمنی کی ممبر آف پارلیمنٹ Mrs.Schuster اور Mrs.Aydanozgoz کی حضور انور سے ملاقات میں باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر گفتگو۔

برلن کے مشن ہاؤس کی عمارات کا معائنہ، برلن شہر کی سیر۔ فیملی ملاقاتیں

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

29رجون 2011ء بروز بدھ:

صبح سوا چار بجے (4:15) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ برلن تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

کینیڈا کے سفیر کی حضورِ انور سے ملاقات

صبح دس بجکر پچیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے، جہاں کینیڈا کے سفیر Mr. Peter Boehm نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ سفیر صاحب نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ تین سال کیلئے یہاں بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے علم میں ہے کہ حضورِ انور کی ملاقات کینیڈا کے پرائم منسٹر سٹیفن ہار پر سے ہوئی تھی اور یہ کہ انہوں نے خود بھی کیلگری کی مسجد کو دیکھا ہے جو کہ ایک خوبصورت اور عظیم عمارت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت کینیڈا میں پھل پھول رہی ہے اور استفسار کیا کہ یو۔کے میں کیا صورتحال ہے؟

حضورِ انور نے جواب دیا: ''یو کے میں بھی جماعت بڑھ رہی ہے۔ جب سے مَیں یو۔کے میں آیا ہوں، احمدی یورپ کے مختلف ممالک سے ہجرت کر کے لندن آرہے ہیں تا کہ وہ میرے قریب ہوسکیں۔ مَیں ان کو اس کے لئے کہتا نہیں کیونکہ ہمارا تمام دنیا میں پھیلنا ہی بہتر ہے، بجائے ایک جگہ پر اکٹھا ہونے کے۔''

سفیر صاحب کے عرب دنیا میں تبدیلیوں کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا:

''ہم بھی باقی دنیا کا حصہ ہیں، اس لئے ان تبدیلیوں میں ہمیں بھی دلچسپی ہے۔ میرا خیال ہے کہ لوگوں کو غیر جمہوری طریقوں پر حکومت کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ مذہبی نقطہ نظر سے مظاہروں کی مذمت کرتا ہوں، تاہم میری ان حکومتوں کو بھی وارننگ ہے کہ اگر انہوں نے لوگوں کے حقوق ان کو نہ دیئے اور انصاف سے کام نہ لیا، تو پھر قدرتی طور پر ان کو ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دنیا میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک مناسب جمہوریت قائم ہو۔ اور حکومتیں اپنے عوام کو عدل وانصاف مہیا کریں۔

اگر کوئی حکومت اس بات کی دعویدار ہے تو پھر اس کے مطابق کرنا چاہئے۔ اگر کوئی حکومت الیکشن ہار جاتی ہے تو اس کو شکست تسلیم کرنی چاہئے، بجائے ووٹنگ میں دھاندلی کرنے کے۔ دوسری طرف اگر حکومت جمہوری طور پر منتخب ہوئی، پھر لوگوں کو ان کی پالیسیوں کو تسلیم کرنا چاہئے۔''

سفیر صاحب نے کہا کہ انہوں نے حضورِ انور کی سوانح کے متعلق پڑھا ہے، اور پاکستان کی موجودہ صورتحال کو جاننا چاہتے ہیں۔ اس پر حضورِ انور نے فرمایا:

''مَیں ایک پاکستانی شہری ہوں اور میرے پاس پاکستانی پاسپورٹ ہے۔ بطور سربراہِ جماعت مَیں وہاں نہیں رہ سکتا، کیونکہ وہاں رہ کر مَیں اپنے مذہب پر عمل نہیں کرسکوں گا اور نہ ہی تبلیغ۔ پاکستان میں احمدیوں کو 'سلام'، یا 'بسم اللہ' کہنے کی اجازت نہیں ہے اور اس وجہ سے جماعت کے سربراہ کے طور پر میرا وہاں رہنا مشکل ہے، کیونکہ پھر میں اپنے پیروکاروں کی رہنمائی نہ کرسکوں گا کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ اسی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی۔''

حضورِ انور نے فرمایا:

''1974ء میں ہمیں قانون اور دستور اساسی کی رُو سے غیر مسلم قرار دیا گیا۔ تاہم میرا خیال ہے کہ قانون اور دستور کو مذہب کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جنرل ضیاء نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں مزید سخت قانون وضع کئے جس سے چوتھے خلیفہ کو ہجرت کرنا پڑی۔''

حضورِ انور نے سفیر موصوف کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

''پاکستان میں اب بھی ایک مضبوط جماعت قائم ہے، تاہم ان کی زندگیاں سختیوں کے سایہ تلے گزر رہی ہیں۔ وہاں تین چار ملین لوگ ہیں اور ان سب کیلئے ہجرت کرنا ممکن نہیں، کوئی بھی ملک ان کو نہیں لے سکے گا۔''

حضورِ انور نے فرمایا؛

''کینیڈا کی حکومت اور لوگوں کے ہمارے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ Jason Kennie جو امیگریشن منسٹر ہیں، میرے ایک اچھے دوست ہیں، اور 28رمئی کے واقعہ کے بعد انہوں نے مجھے فون کیا اور میرے ساتھ افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ممکن حد تک احمدیوں کو لینے کو تیار ہیں، لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔''

سفیر صاحب نے پوچھا کہ کیا وہ حضورِ انور کے خیر سگالی کے جذبات وزیر Kennie کو پہنچا دیں، جس پر حضورِ انور نے فرمایا: ضرور۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ منسٹر Kennie اتنے ہمدرد اور محبت کرنے والے ہیں، جس پر بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید وہ بھی احمدی ہیں۔

حضورِ انور نے مزید فرمایا:

''احمدیہ جماعت کے تمام ممالک اور ان کے افسران سے اچھے تعلقات ہیں۔ مَیں سٹیفن ہار پر صاحب سے ان کے پرائم منسٹر بننے سے پہلے اور بعد میں بھی ملا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ ان کو majority ملی ہے کیونکہ اگر گورنمنٹ مضبوط نہ ہو تو اسے ہر وقت چھوٹے چھوٹے معاملات میں پریشانی رہتی ہے بجائے لمبی مدت کی پلاننگ اور پالیسی بنانے کی طرف توجہ کرنے کے۔''

حضورِ انور نے فرمایا: ''مَیں نے ان کو مبارکباد کا خط بھی لکھا تھا۔''

سفیر صاحب نے کہا: ''مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے، خاص طور پر آپ کی دنیا کے امن کے حصول کیلئے کوششیں بہت قابلِ تعریف ہیں۔

حضورِ انور نے کہا کہ خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کینیڈا کے بہت مداح تھے اور خاص طور پر ایک دفعہ کہا کہ ان کی یہ خواہش ہے کہ کاش تمام دنیا کینیڈا بن جائے یا کینیڈا تمام دنیا بن جائے۔ میٹنگ کے اختتام پر ایمبیسیڈر صاحب نے حضورِ انور کے بقیہ قیام جرمنی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ آخر پر ایمبیسیڈر نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔

مشن ہاؤس کے دفاتر کا معائنہ

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ مسجد خدیجہ کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف عمارت پہلے سے تعمیر شدہ موجود ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حصہ کا بھی معائنہ فرمایا اور امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ اس عمارت کی باقاعدہ پلاننگ کریں اور یہاں عارضی نہیں بلکہ باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ کچھ بنائیں اور جو رہائشی حصہ ہے وہ بھی نیا پلان کر کے بنائیں۔

برلن شہر کی سیر

آج مقامی جماعت نے برلن شہر کی سیر کا ایک پروگرام رکھا تھا۔ سوا گیارہ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برلن شہر کے وزٹ کیلئے روانہ ہوئے۔ برلن شہر کے وسط میں دریائے Spree بہتا ہے۔ یہ دریا برلن شہر سے قریباً تین سو کلومیٹر دور پہاڑی چشموں سے شروع ہوتا ہے اور برلن شہر کے درمیان سے گزرتا ہوا ایک دوسرے دریا Havel میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس دریا میں tourist ships چلتے ہیں جو برلن شہر کی سیر

کرواتے ہیں۔ مقامی جماعت نے بھی ایک ایسا ہی tourist ship ہائر کیا تھا۔

Chalrolotten Purg کے مقام سے اس tour کا آغاز ہوا۔ اس دریا کے دونوں کناروں پر بہت سے تاریخی مقامات ہیں۔ جرمنی کا پارلیمنٹ ہاؤس اسی دریا کے کنارے پر واقع ہے۔ جرمن چانسلر کی رہائش، وزرائے مملکت اور ممبرانِ پارلیمنٹ کے دفاتر اور دیگر مختلف حکومتی اداروں کے دفاتر بھی اسی دریا کے کنارے پر واقع ہیں۔ برلن شہر کا ریلوے اسٹیشن جو کئی منازل پر مشتمل ہے اسی دریا کے کنارے پر موجود ہے۔ چیک کروشیا کے شہنشاہ نے 225 سال قبل شکار کرنے کیلئے جو پارک بنایا تھا وہ بھی یہیں واقع ہے۔

House of the Culture of the World بھی اسی دریا کے کنارے پر واقع ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1997ء میں اپنے دورہ برلن کے دوران اسی عمارت کے ایک ہال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا اور شام کو مجلس سوال و جواب ہوئی تھی۔

اس وزٹ کے دوران وہ جگہ بھی آئی جہاں سے لوگ ایسٹ جرمنی سے یہ دریا پار کر کے ویسٹ جرمنی آتے تھے لیکن وہاں موجود فوجی ان کو گرفتار کر لیتے تھے۔ بعض لوگ یہاں سے نکلنے کی کوشش کے دوران اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے اور فوجیوں کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے تھے۔ اس جگہ دریا کے کنارے ان کی یاد میں پانچ چھ تختیاں لگی ہوئی ہیں۔ جن پر ان کے نام درج ہیں جن کو گولیوں کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا گیا تھا۔

اسی جگہ پر دریا کے مغربی طرف ایک بلڈنگ ہے جسے آنسوؤں کا محل بھی کہتے ہیں۔ یہاں مشرقی جرمنی سے لوگ آ کر اپنے مغربی جرمنی میں مقیم عزیزوں سے ملتے تھے اور پھر ملاقات کا وقت ختم ہونے پر ایک دوسرے کو روانہ کرتے ہوئے آنسو بہاتے تھے۔ اس وجہ سے اس عمارت کا نام آنسوؤں کا محل مشہور ہو گیا ہے۔

اس آنسوؤں کے محل کے پاس برلن کی سڑکوں اور گلیوں میں سے ایک مشہور سڑک Friedrich Street بھی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے 1990ء کے برلن کے سفر کے دوران دیوار برلن گرنے کے بعد جب کہ ابھی دونوں ممالک مغربی جرمنی اور مشرقی جرمنی باہم ملے نہیں تھے اور ان کے بارڈر بھی قائم تھے۔ باقاعدہ انٹری لیکر مشرقی جرمنی کی طرف اس سٹریٹ پر آئے تھے اور مشرقی جرمنی کے انتہائی تکلیف دہ حالات دیکھنے کے بعد اس سٹریٹ کے کنارے کھڑے ہو کر ایک لمبی دعا کروائی تھی۔ مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم حضور رحمہ اللہ کے ساتھ تھے۔

اس دریا کے دونوں اطراف رشین دَور کی بعض پُرانی عمارات بھی اپنی اصل صورت میں قائم ہیں۔

سیر کا یہ پروگرام قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ ایک احمدی خادم محمد آصف صادق صاحب نے گائیڈ کے فرائض سر انجام دیئے اور مائیک کے ذریعہ دریا کے دونوں اطراف واقع تاریخی مقامات و عمارات کی تاریخی اہمیت کے اعتبار سے تفصیلات بتاتے رہے۔

دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب یہاں سے مسجد خدیجہ برلن کیلئے واپسی ہوئی۔ راستہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر کیلئے رک کر لاہوری مسجد کا وزٹ فرمایا۔ اس مسجد کیلئے برلن شہر میں ایک قطعہ زمین 1922ء میں خریدا گیا۔ اس وقت برلن میں اہلِ پیغام غیر مبائعین کے امام مولوی صدرالدین صاحب تھے۔ مسجد کا مکمل خرچ لاہوری جماعت نے ادا کیا۔ 1927ء میں مولوی صدرالدین صاحب کی موجودگی میں اس مسجد کا افتتاح ہوا۔

جب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد پہنچے تو یہاں مقیم ایک نوجوان سعادت احمد نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ یہ نوجوان کینیڈا سے آئے تھے اور یہاں چھ ماہ کیلئے مقیم تھے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد کا اندرونی حصہ دیکھا اور فرمایا ایک سو پچیس کے قریب افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ حضورِ انور نے نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں دریافت فرمایا تو موصوف نوجوان نے بتایا کہ جمعہ کی نماز ہوتی ہے اور پندرہ بیس آدمی آجاتے ہیں۔

حضورِ انور نے مسجد سے ملحقہ مشن ہاؤس بھی دیکھا اور وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی موجود کتب کے بارے میں نوجوان سے دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ یہ کتب لاہور سے لائے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سعادت احمد سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہماری مسجد بھی آئیں اور وہاں سے وہ کتب حاصل کر لیں جن میں اختلافی مسائل نہیں ہیں اور یہ کتب یہاں اپنی لائبریری میں رکھیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کافی دیر تک ازراہِ شفقت اس نوجوان کا بازو پکڑے رکھا اور اس سے گفتگو فرماتے رہے۔ اور فرمایا جب لندن آئیں تو وہاں ہماری مسجد میں بھی آئیں اور ملیں۔

اس نوجوان نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر تین بجے واپس مسجد خدیجہ برلن تشریف لے آئے۔

ممبر نیشنل اسمبلی Mr. Stefan Rupper اور جرمن حکومت کے کمشنر برائے انسانی حقوق Mr. Markus Loning کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد خدیجہ برلن پہنچنے کے معاً بعد اپنے دفتر تشریف لے آئے وہاں FDP پارٹی کے ممبر نیشنل اسمبلی Mr. Stefan Ruppet جو اپنی پارٹی کی طرف سے مذہبی تنظیموں سے تعلقات کے نمائندہ ہیں اور پارلیمنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ممبر ہیں اپنے ایک اسسٹنٹ آفس انچارج کے ساتھ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کیلئے موجود تھے۔ ان کے علاوہ درج ذیل حکام بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے موجود تھے۔

1۔ Mr. Markus Loning جو جرمن حکومت کے کمشنر برائے انسانی حقوق ہیں اور وزیرِ مملکت کے برابر ان کا عہدہ ہے۔

2۔ Mrs. Ocak جو پاکستان اور افغانستان ڈیسک کی نمائندہ ہیں۔ یہ اپنے ایک سٹاف ممبر کے ساتھ ملاقات کیلئے آئی تھیں۔

ان سب مہمانوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ممبر آف نیشنل اسمبلی نے بتایا کہ جرمن پارلیمنٹ سال میں بائیس ہفتے کام کرتی ہے۔

ایک دوسرے ممبر پارلیمنٹ Ruppert صاحب نے کہا کہ وہ اور بعض دوسرے سیاستدان بعض ممالک کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور ان کو اصلاحات کیلئے تیار کر رہے ہیں، لیکن پاکستان میں کسی قسم کی تبدیلی مشکل نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ سیلاب کے بعد وہ گزشتہ سال پاکستان گئے تھے اور بعض مقامی لیڈروں سے ملے تھے جو کہ متشددانہ کارروائیوں کے خلاف تھے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جب سیلاب آیا تھا تو جماعت احمدیہ نے مدد کی اور نمایاں کام کیا، لیکن اپنی موجودگی کو لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے میڈیا میں نہیں دیا۔

ممبر آف پارلیمنٹ کے ایک سوال پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس دفعہ میں جرمنی تین ہفتوں کیلئے آیا ہوں اور مجھے چھ مساجد کے افتتاح کا موقع ملا ہے اور جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ اب ہماری یہاں تیس سے زائد مساجد ہیں اور ہماری جماعت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔''

حضورِ انور نے فرمایا کہ جرمن احمدی جو یو۔کے گئے تھے، اب ان میں سے بعض معاشی صورتحال کی وجہ سے واپس آ رہے ہیں، کیونکہ پونڈ کمزور ہو رہا ہے اور یورو مضبوط۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جرمنی کو یوکے پر ایک برتری حاصل ہے کہ جرمنی کا کل مصنوعات کی تیاری پر زور ہے جب کہ یو۔کے میں سروس انڈسٹری پر۔ اس طرح تجارتی نقطہ نظر سے جرمنی آگے ہے۔

ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ انہوں نے پاکستان کی حکومت پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ ناموسِ رسالت کے قانون کو ختم کریں، لیکن کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔ اس پر حضورِ انور فرمایا

یہ ناممکن نظر آتا ہے کہ ناموسِ رسول کے قانون کا خاتمہ ہو۔ کوئی بھی حکومت اتنی مضبوط نہیں کہ ایسا کوئی قدم اٹھا سکے تا وقتیکہ مُلّاں کی طاقت کو کمزور نہ کیا جائے۔ تاہم قانون کا استعمال صحیح طریق پر ہو، نہ کہ ذاتی مفادات کے حصول اور دشمنی کی وجہ سے اس کا استعمال کیا جائے۔ اس پر عمل کر وانے کے بارہ میں سخت شرائط ہونی چاہئیں۔ عدل و انصاف کے ساتھ بہت گہری تحقیق اور چھان بین کے بعد ہی اس بارہ میں کوئی مزید کارروائی ہونی چاہئے۔ گورنر آف پنجاب اور اقلیتی امور کے وزیر اس قانون کی وجہ سے مارے گئے ہیں۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ جب عیسائیوں کو پاکستان میں مارا جاتا ہے، اس سے جرمنی میں زیادہ جوش پیدا ہوتا ہے لیکن وہ جرمن پبلک کی اس طرح ٹریننگ کر رہے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ تمام اقلیتوں کا تحفظ کیا جائے، جس میں احمدی بھی شامل ہیں۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا ''کسی شخص کو بھی اس کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ بانیانِ مذاہب یا کسی بھی مذہب کی تضحیک یا بے ادبی کرے۔ یہی انصاف ہے۔ لامذہب لوگوں کو بھی پیغمبروں اور مذاہب کی تضحیک یا بے ادبی نہیں کرنی چاہئے۔

قرآنِ کریم کی تعلیم یہ ہے کہ بُتوں کو بھی بُرا نہ کہو، کیونکہ جواباً ان بُتوں کی پوجا کرنے والے خدا کے خلاف باتیں کریں گے۔ دوسرے کے جذبات کی ہمیشہ قدر کرنی چاہئے۔ یہ اخلاقیات کا بنیادی اصول ہے اور کسی بھی قانون کی بنیاد ہونا چاہئے۔ مغرب بھی روزمرہ زندگی میں نرمی اور بردباری کی تعلیم پر یقین رکھتا ہے، پھر مذہبی معاملات میں ایسا کیوں نہ ہو؟''

ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ جرمن تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں مذہبی تنظیمیں طاقت کا غلط استعمال کرتی رہی ہیں۔ اس پر حضورِ انور نے فرمایا: جو مذہب کا غلط استعمال کرتے ہیں، وہ مذہب کی صحیح تعلیم کی پیروی نہیں کر رہے ہوتے۔ دونوں، قرآن کریم اور بائبل اور تمام مذہبی صحیفے اپنی اصلی شکل میں تحمل و بردباری کی تعلیم دیتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ جہاں سزا دینے کی ضرورت پڑے وہ اصلاح کی خاطر ہو، نہ کہ بدلہ لینے کیلئے ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا: اگر کوئی شخص غلط کام کرتا ہے تو مذہب کو الزام نہیں دینا چاہئے اور نہ ہی مذہبی لیڈروں کو الزام دینا چاہئے۔ بلکہ جو غلط کام کر رہا ہے صرف اس کو موردِ الزام ٹھہرانا چاہئے اور limits سے باہر نہیں جانا چاہئے۔ حوصلہ اور برداشت ہونی چاہئے۔

جہاں تک متشدد مسلم مُلّاؤں کی اصلاح کا تعلق ہے، اس کا امکان نہیں ہے، کیونکہ وہ سب حدیں پھلانگ چکے ہیں۔ ان کو اچھے یا بُرے کی تمیز ہی نہیں رہی۔ وہ خود کو بھی تباہ و برباد کریں گے اور اپنے پیروکاروں کو بھی تباہ کریں گے۔

ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے مشکور ہیں جنہوں نے تشدد کے بارہ میں اس طرح کھل کر بات کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ میں پاکستان واپس نہیں جاسکتا کیونکہ وہاں رہ کر اپنا کام بطور خلیفہ کے سر انجام نہیں دے سکتا۔ نہ خطبہ دے سکتا ہوں اور نہ ہی اسلامی اصطلاحات کو استعمال کر سکتا ہوں۔ اور نہ ہی جماعت کی رہنمائی کر سکتا ہوں۔ میں نے جماعت کی رہنمائی کرنی ہوتی ہے جو پاکستان میں رہ کر نہیں کر سکتا۔

پاکستان میں سیلاب کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ کچھ پاکستانی سندھ سے کراچی منتقل ہوئے ہیں۔ اور یہ اب بھی اپنے گھروں کو واپس نہیں جاسکے۔ اس سے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ احمدیوں نے بحالی کے کاموں میں

اہم کام کئے ہیں۔حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بدقسمتی ہے کہ تمام امدادی سامان اور رقوم عام لوگوں تک نہیں پہنچ سکے اور حضورِ انور نے فرمایا کہ اندازہ یہ ہے کہ صرف تیس فی صد ضرورت مندوں تک پہنچ سکا ہے۔حضورانور نے فرمایا کہ امدادی سامان کی تقسیم میں انصاف اور ایمانداری کا مظاہرہ ہونا ضروری ہے۔ اجناس اور خوراک کی اشیاء وغیرہ مارکیٹ میں فروخت ہورہی ہوتی ہیں۔

ایک مہمان نے کہا کہ اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ اس دفعہ برلن میں جماعت کے خلاف بہت کم مظاہرے ہوئے۔حضورِانور نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پبلک نے احمدیوں کے بارہ میں جان لیا ہے اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ تعلیم دی ہے کہ اگر آپ صحیح اسلام کو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو مساجد بنانی چاہئیں۔اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ اس بات سے بہت متأثر ہوئے ہیں کہ جماعت نے مقامی آبادی میں اپنے آپ کو مدغم کرلیا ہے۔

پاکستان ڈیسک سے مہمان خاتون نے کہا کہ وہ بہت خوش ہے کہ حضورِانور جرمنی کا دورہ کر رہے ہیں۔اس نے کہا کہ اس نے فروری میں انڈونیشیا کے شہداء کی ویڈیو دیکھنی شروع کی لیکن اس کو آخر تک نہ دیکھ سکیں کیونکہ یہ بہت غم سے بھرا ہوا اور تکلیف دہ منظر تھا۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضورِانور کا کب تک یہاں قیام ہے؟ حضورِانور نے فرمایا کہ ہمبرگ،فرنکفرٹ کے دورہ کے بعد karlsruhe میں جلسہ میں شامل ہوا۔ اب برلن میں ہوں۔ یہاں سے ہفتہ کو واپسی ہے۔

ایک مہمان موصوف نے کہا کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ احمدی لوگ دوسروں سے ملتے ہیں،رابطہ کرتے ہیں امن سے رہتے ہیں اور دوسروں سے گفتگو کرتے ہیں اور معاشرہ میں اصلاحی کام کرتے ہیں۔اس پر حضورِانور نے فرمایا ایسا ہی ہونا چاہئے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ یہ ملاقات تین بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔آخر پر مہمان نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پانچ بجے حضورِانور نے مسجد خدیجہ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے ایک نکاح کا اعلان کیا۔عزیزم نبیل اسلم ابن محمد اسلم کا نکاح عزیزہ حامدہ مظفر اللہ بنت عبداللہ صاحب کے ساتھ ہوا۔حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے اور دعا کروائی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعدازسہ پہر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔نو بجکر پچاس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ تشریف لاکر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

30 جون 2011ء بروز جمعرات:

صبح سوا چار بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

ممبر پارلیمنٹ Mrs. Schuster کی حضورانور سے ملاقات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ممبر پارلیمنٹ Mrs. Schuster نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہاں بہت سی ہیومن رائٹس کمیٹیاں ہیں۔کیا ان کے علاقے تقسیم ہیں؟ افریقہ، ایشیا، ساؤتھ امریکہ وغیرہ؟ ممبر آف پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ اس پر ہم پارلیمنٹری لیول پر کام کررہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ ہندوستان کے بعض صوبوں میں مسلمانوں کی طرف سے جماعت کو مسائل کا سامنا ہے۔سہارن پور کے علاقہ سے احمدیوں کو اپنا گاؤں چھوڑ کر ہجرت کرنی پڑی۔وہاں سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔دسمبر 2010ء میں ایک لوکل معلم کو بھی مارا گیا۔

وہاں حکومت کی جو مقامی اتھارٹیز ہیں وہ ڈرتی ہیں کہ مسلمانوں کا ووٹ بینک ہے۔وہ ان کے خلاف کوئی قدم اُٹھانے سے ڈرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جو MTA انٹرنیشنل ٹی وی چینل ہے وہ تمام دنیا کو cover کرتا ہے۔مختلف سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ اس کے coverage تمام دنیا تک ہے۔

اس خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے بتایا کہ انڈونیشیا میں جو حالیہ احمدیوں کے خلاف ظلم کا واقعہ ہوا ہے اس پر وہاں کی حکومت کو بڑا سخت خط لکھا تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مذہب کی آزادی ہونی چاہئے۔ اگر مذہب میں جبر نہیں ہے تو پھر آزادی ہونی چاہئے تا ہر ایک آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرسکے۔

بلغاریہ کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ وہاں ہم مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہمارے حقوق نہیں دیئے جارہے۔ہمیں جگہ نہیں دی جارہی کہ ہم عبادت کرسکیں۔حکومت کے مقرر کردہ امام، مولوی جماعت کے خلاف مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ حکومت اپنے اِن اماموں کو سپورٹ کرتی ہے۔ہم اپنے مبلغ کو وہاں نہیں بھجوا سکتے۔ ہمارے مبلغ کو وہاں سے واپس بھجوادیا گیا ہے۔ہم ملکی عدالت میں گئے مگر فیصلہ ہمارے خلاف ہوا۔ بلغاریہ یورپین کمیونٹی کا حصہ ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ برلن سے ایک دن کے بعد ہفتہ کو روانگی ہے اور لمبا سفر ختم ہورہا ہے۔حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ساری زندگی ہی سفر ہے۔خدا کو معلوم ہے کہ کب ختم ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں لندن میں مقیم ہوں اور پاکستانی پاسپورٹ ہولڈر ہوں۔ باوجود اس کے کہ پاکستان میں میرے تمام حقوق ختم ہیں لیکن میں پاکستانی ہوں۔

موصوفہ ممبر آف پارلیمنٹ نے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ احمدی لوگ بہت اچھا کام کررہے ہیں۔ان کی طرف سے ہمیں ہر طرح سے تعاون حاصل ہے۔

اس ممبر پارلیمنٹ کا تعلق میونخ سے تھا۔حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب ان کے علاقے میں مسجد کا افتتاح ہوگا تو ان کو بھی دعوت دیں گے۔حضورِ انور نے فرمایا اس مسجد خدیجہ، برلن کی تعمیر میں خواتین کا بہت بڑا کردار ہے۔یہ مسجد خواتین نے اپنی مالی قربانی سے بنائی ہے۔اس کا نقشہ اور ڈیزائن بھی ایک احمدی خاتون آرکیٹیکٹ نے کیا ہے۔یہاں مردوں اور خواتین کے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا ابھی فرینکفرٹ میں لجنہ نے ایک بہت خوبصورت گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا ہے۔یہاں لجنہ بہت مستعد اور فعال ہیں۔لجنہ نیشنل لیول پر اور لوکل لیول پر بھی اپنے سالانہ اجتماعات کرتی ہیں۔ اور آزادی سے اپنے پروگرام کرتی ہیں۔ اپنے فنکشنز کرتی ہیں۔ یہاں احمدی طالبات کی گرلز ایسوسی ایشن بھی ہے۔یونیورسٹی میں سیمینارز کرتی ہیں اور اپنے پروگرام بناتی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان، انڈیا، انڈونیشیا، بلغاریہ اور بعض دوسرے ممالک میں جماعت کے جو حالات ہیں آپ ان کے بارہ میں پارلیمنٹریز میں awareness پیدا کرسکتی ہیں۔ان کو ساری صورتحال سے باخبر رکھ سکتی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں آپ کو حکومتی محکمے ان جگہوں پر ہی لے کر جائیں گے جہاں سب کچھ ٹھیک ہے۔ دوسری جگہوں پر نہیں لے کر جائیں گے۔ اگر آپ نے حقیقت دیکھنی ہے تو پھر independant پرائیویٹ آرگنائزیشن کے ذریعہ دیکھیں۔حکومت کے ذریعہ تو آپ ایسی جگہوں پر نہیں جاسکتے۔

ملاقات کا یہ پروگرام دو بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔آخر پر موصوفہ نے حضورِانور کے ساتھ تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ممبر آف پارلیمنٹ Mrs. Aydan Ozugoz کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

سوا تین بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں ممبر پارلیمنٹ Mrs. Aydan Ozugoz نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔موصوفہ کا تعلق ہمبرگ سے ہے۔ یہ وہاں سے ممبر آف پارلیمنٹ منتخب ہوئی تھیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ 1958ء میں اس کے والد مسجد فضلِ عمر ہمبرگ آیا کرتے تھے۔ اس کے والدین ترکی سے آئے تھے۔اور پھر یہاں مستقل طور پر آباد ہوگئے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض احمدی نوجوان کونسل ڈسٹرکٹ لیول پر بہت active ہیں۔ ایک نوجوان ہمبرگ میں ہیں۔ان میں پولیٹیشن بننے کا پوٹینشل ہے۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہمیں اور زیادہ لوگوں کی ضرورت ہے جو مسلمانوں میں سے آگے آئیں اور دوسرے مذاہب میں سے بھی آئیں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ coalition گورنمنٹ کی کیا وجہ ہے؟ موصوفہ نے بتایا کہ ہمبرگ میں پانچ پارٹیاں ہیں کوئی بھی اکثریت میں نہیں ہے۔ اب جاپان میں حالیہ زلزلہ اور ایٹمی پلانٹ کو پہنچنے والے نقصان کے بعد گرین پارٹی کی پوزیشن مضبوط ہوئی ہے کیونکہ یہ پارٹی ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ نیشنل پارلیمنٹ میں انٹرنیٹ اینڈ ڈیجیٹل سوسائٹی (کمشن) کی ممبر ہیں۔ہم والدین کی مدد کرتے ہیں کہ وہ کس طرح اپنے بچوں کو کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور IT کے ذریعہ مدد کرسکتے ہیں۔والدین کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کس طرح بچوں کی تعلیمی مدد کرسکتے ہیں۔ہم ٹیچرز کو بھی پڑھانے کا طریق کار بتاتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ برطانیہ میں ہاؤس آف لارڈز میں چار پانچ مسلمان ہیں ان میں سے ایک احمدی ہے۔حضورِانور نے فرمایا ایک میئر بھی احمدی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا یوکے اور جرمنی میں جماعت کی تعداد بیس بیس ہزار کے قریب ہے۔امریکہ، کینیڈا میں بھی احمدیوں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔لیکن افریقہ میں تو بہت زیادہ ہے۔ان سب ممالک کی جماعتیں چاہتی ہیں کہ میں ان کے پاس آؤں۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ وہاں جاؤں۔ افریقن ممالک میں تو ہم ملینز (Millions) میں ہیں۔سیرالیون میں ہمارے ایک جج احمدی ہیں۔غانا میں ممبرز آف پارلیمنٹ احمدی ہیں۔فرنکوفون ممالک ہیں۔ اسی طرح ایسٹ افریقہ کے ممالک میں بھی بڑی جماعتیں ہیں۔سب وہاں کے لوکل مقامی احمدی ہیں اور دوسروں کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

موصوفہ کے ایک سوال پر حضورِ انور نے فرمایا افریقہ میں ہمارے سکول، ہسپتال کام کر رہے ہیں اور دوسرے مختلف رفاہِ عامہ کے کام جاری ہیں۔

ایم۔ٹی۔اے کے ذکر پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کی نشریات دنیا بھر کے

ممالک میں 24 گھنٹے نشر ہوتی ہیں۔ مختلف سیٹلائٹ کا استعمال کر رہے ہیں۔ عربوں کیلئے MTA 3 کے نام سے ایک علیحدہ چینل ہے جس کی نشریات 24 گھنٹے جاری رہتی ہیں۔ عرب دنیا میں ہمارا یہ چینل بہت دیکھا جاتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اب کل کا خطبہ جمعہ جو یہاں مسجد خدیجہ میں ہوگا MTA کے ذریعہ سے تمام دنیا میں نشر ہوگا اور اس کا آٹھ مختلف زبانوں میں live ترجمہ بھی ساتھ نشر ہوگا۔

ٹرکش ترجمہ قرآن کے ذکر پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹرکش ترجمہ قرآن کی نظرِ ثانی ہو رہی ہے اور اب بہت جلد شائع ہو جائے گا۔

عرب ممالک کے موجودہ حالات کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ مسلمان ممالک کے خلاف بیرونی طاقتوں کا ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہونا چاہئے۔ بحرین، سعودی عرب، کویت کے بارہ میں جو سٹینڈرڈ ہے وہ مصر، سیریا اور دوسرے ممالک کیلئے کیوں نہیں ہے۔ بوزنیا اور سربیا کا مختلف سٹینڈرڈ ہے۔ پاکستان اور افغانستان کیلئے دوہرے معیار ہیں۔ آئیوری کوسٹ کیلئے مختلف سٹینڈرڈ ہے اور دوسرے بعض افریقن ممالک کیلئے مختلف معیار ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عدل و انصاف کے ساتھ سب سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔ اور ایک ہی معیار ہونا چاہئے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مَیں تو پاکستان کیلئے دعا کرتا ہوں کہ پاکستان بچ جائے اور اس موجودہ کرائسز سے نکل آئے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ جرمنی میں بسنے والے احمدی احباب اپنے ملک کے وفادار ہیں اور ملک کے قانون کے پابند ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں کہتا ہوں کہ احمدی جہاں بھی جاتا ہے اور وہاں سیٹ ہو جاتا اور آباد ہو جاتا ہے تو وہ اس ملک کا شہری ہوتا ہے۔ بعض ممالک میں ہمارے احمدی احباب آرمی کو Join کرتے ہیں اور اپنے وطن کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں اور اپنے وطن کی طرف سے لڑائی میں حصہ لیتے ہیں۔

مسلمان ممالک کے حوالہ سے جہاد کے ذکر پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر جہاد سچا ہے تو پھر خدا آپ کی مدد کرے گا یہ خدا کا وعدہ ہے کہ سچے جہاد میں مسلمانوں کو خدا کی مدد اور نصرت ملے گی۔ لیکن یہاں معاملہ اُلٹ ہے۔ مسلم دنیا میں کہیں بھی خدا کی مدد نہیں ہے تو پھر جہاد کیسا؟ یہ سب لوگ مغربی ممالک سے مدد لے رہے ہیں۔ ان کو خدا کی طرف سے کوئی مدد، نصرت نصیب نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس دو ممالک کی نیشنیلٹی ہے تو جو ملک آپ کو خوراک، رہائش دیتا ہے اور آپ کو ساری سہولیات دیتا ہے تو وہ آپ کا ملک ہے۔ آپ اس کی خاطر کام کریں۔

تیسری عالمی جنگ کے حوالہ سے ذکر ہونے پر حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں نہیں چاہتا کہ یہ جنگ ہو۔ لیکن مَیں محسوس کر رہا ہوں کہ دنیا اس جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگر آپ نہ بھی چاہیں کہ اس میں شامل ہوں لیکن حالات ایسے ہو جائیں گے کہ اس میں کھینچے جائیں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر دو ممالک آپس میں لڑیں تو ان کو لڑائی سے روکو۔ اگر ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے تو اس کے خلاف عدل و انصاف کے ساتھ کارروائی کر کے اس کو روکو۔ پھر جب بات ختم ہو جائے تو ان کو چھوڑ دو، آزادی سے ان کو رہنے دو۔ ان کے کسی معاملہ میں دخل نہ دو اور ان پر سختی نہ کرو، کوئی روکیں نہ ڈالو اور ان پر کوئی پابندی نہ لگاؤ بلکہ حکم ہے کہ ان کو آزادی سے زندگی گزارنے دو۔

ممبر آف پارلیمنٹ Mrs. Aydan Ozugoz کی حضورِ انور سے یہ ملاقات چار بجے تک جاری رہی۔ آخر پر موصوفہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں خاکسار (ایڈیشنل وکیل التبشیر) اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی اور اپنی اپنی ڈاک پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

ساڑھے چار بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

آٹھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والے خوش نصیبوں میں جماعت برلن کے احباب اور فیملیز کے علاوہ Leipzig، Dresden، Hamburg، Schleswig اور Hannover کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان، ٹوگو (Togo) اور دوبئی سے آنے والے احباب و خواتین نے بھی شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

آج مجموعی طور پر 21 فیملیز کے 89 افراد اور 22 سنگل افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو ازراہِ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔

9 بجکر پچاس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ برلن تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ **(باقی آئندہ)**

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۷ اکتوبر ۲۰۱۱)

بقیہ: محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ از صفحہ 9

بقیہ: محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ از صفحہ 9

خالہ رشیدہ کے نام سے معروف یہ خاتون بیگم مرزا وسیم احمد کے ساتھ ہر جگہ ہر خوشی و غمی میں لوگوں کے گھروں میں جایا کرتی تھیں۔ میاں وسیم احمد صاحب کی چھوٹی بیٹی نے مجھے لکھا کہ بڑی سادگی سے انہوں نے تمام زندگی گزاری۔ ان کے خاوند کو جب انجمن سے ریٹائرمنٹ ہوئی تو اُس وقت ایک بڑی رقم جو پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی ہوتی ہے وہ ملی۔ انہوں نے سوچا کہ مَیں نے کبھی اپنی بیوی کو کچھ بنا کے نہیں دیا۔ زیور کچھ چوڑیاں بنا کے دیں یا سونے کے ٹاپس بنا کے دیئے اور اسی وقت چند ہفتوں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نئے مراکز کی تحریک کی تو آپ نے وہ لا کے دے دیئے اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم کو کہا کہ مَیں نے ساری عمر سونا نہیں پہنا تو اب پہن کے مَیں نے کیا کرنا ہے اور یہ رَکھ لیں۔ اس چندے کا جو انتظام تھا اور جو زیورات وغیرہ آ رہے تھے، وہ ان کے خاوند کے سپرد تھا۔ انہوں نے جب دیکھا یہ ٹاپس میری بیوی کی طرف سے آئے ہیں تو انہوں نے انتظامیہ سے کہہ کے خود قیمت ادا کر دی۔ کچھ رقم اُن کے پاس تھی کہ مَیں نے بیوی کو بنا کے دیئے تھے اور قیمت ادا کر کے پھر واپس اپنی بیوی کو دے دیئے۔ چند ہفتوں کے بعد دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک کی تو پھر انہوں نے وہی ٹاپس پیش کر دیئے۔ اُس وقت ان کے خاوند کے پاس بھی گنجائش نہیں تھی۔ تو بہرحال جو انہوں نے کہا تھا کہ ساری عمر مَیں نے کچھ سونا نہیں پہنا۔ کبھی نہیں پہنا تو اب بھی نہیں پہنوں گی۔ اللہ کی راہ میں دے دیا۔

حضور انور نے ازراہ شفقت نماز جنازہ غائب ادا فرمائی آپ کے 38 پوتے پوتیاں پڑپوتے پڑپوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم والدہ صاحبہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سبھی کو صبر کرنے والا اور آپ کی خوبیوں کو جاری رکھنے والا بنائے۔ آپ کی وفات پر لجنہ اماء اللہ بھارت نے قرارداد تعزیت پیش کی۔

❁❁❁

بقیہ: نئی دنیا کے ایک سوال کا جواب

ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کیلئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دور کر دوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف ان کو بُلاؤں میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔"

(اربعین بحوالہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 343۔344)

پس جماعت احمدیہ وہ نہیں جس کا چہرہ مسخ کر کے آپ جیسے نام نہاد علماء کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ایک بات آپ ماضی میں دیکھیں مخالفین جس قسم کے جھوٹے بے ہودہ الزامات احمدیہ مسلم جماعت پر لگاتے ہیں وہ پلٹ کر ان ہی پر لگتے ہیں۔ آخر پر اتنا عرض ہے کہ جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے جسے کسی صورت میں ناکام نہیں کیا جا سکتا۔ ❁❁❁

اعلان ہائے دُعا

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی طبیعت کئی دنوں سے ناساز چل رہی ہے۔ آپ کو مورخہ 12-6-16 کو امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں داخل کروایا گیا تھا موصوفہ کی کامل و عاجل مکمل شفایابی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ادارہ)

❁ کاواشیری کے ایک خادم ذہنی طور پر پریشان ہیں ان کی کامل شفایابی اور خاکسار کے والدین بھائی بہنوں کی صحت کاملہ اور خاکسار کو نیک صالح اولاد عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ عنقریب خاکسار کی والدہ محترمہ کا آپریشن ہونے والا ہے مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ سلسلہ کاواشیری)

❁ خاکسار اپنے لڑکے ڈاکٹر مظہر احمد خان عمر ۳۲ سال Working as Medical Officer at Indian Oil Corporation Hospital Paradip Orissa کی پریشانیوں کے ازالہ کیلئے نیز اچھی ڈاکٹر لڑکی کے رشتہ ملنے کیلئے اور P.G امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہے۔ (قدسیہ سلطانہ۔ بھونیشور۔ اڑیسہ)

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔ گذشتہ ایک سو چھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء و مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کر لیں۔ کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 25 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔ باقی طلباء جو 25 بچوں کے زمرے میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فٹ (unfit) ہو جائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:۔

1۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2012ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچ جانا چاہئے۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد امیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دیگا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں 29 جولائی 2012ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3۔ میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔ داخلہ کے لئے امیدوار طلبہ کا 30 جولائی 2012ء کو صبح 9:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔ جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام و احمدیت، دینی معلومات، عربی، اردو اور حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جسمیں قرآن کریم ناظرہ، اردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال قادیان میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن امیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی انہیں جامعہ میں مشروط داخلہ دیا جائیگا۔ اگر اسکے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6۔ امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کے لئے ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مزید کسی امر کی وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل ٹیلی فون یا موبائل نمبر پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

رابطہ نمبرز: 09876376447 01872-221647

01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں امیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان برائے سال 13-2012ء

جامعۃ المبشرین قادیان میں داخلہ کے خواہشمند امیدواران کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ 27 جولائی 2012ء سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر پرنسپل جامعۃ المبشرین کے نام ارسال کریں۔ داخلہ فارم صوبائی امراء و مبلغین کرام کو بھجوائے جا رہے ہیں۔

شرائط داخلہ

(1)۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔

(2)۔ اُمیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو۔

(3) اُمیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

(4)۔ اُمیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔

(5)۔ اُمیدوار کم از کم ایک سال پہلے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوا ہو۔

(6) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔ (معذور نہ ہو۔)

(7)۔ اُمیدوار کی درخواست اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع چار (4) عدد فوٹو (Stamp size) 30 جون 2012ء تک پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین محلہ احمدیہ، قادیان 143516، گورداسپور، پنجاب کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔

(8)۔ اُمیدوار کو انٹرویو کے لئے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد قادیان بلایا جائے گا۔ یہ سفر اُمیدوار کو اپنے خرچ پر کرنا ہوگا۔ شرائط کے مطابق داخلہ نہ ملنے پر واپس جانے کے سفر کے اخراجات اُمیدوار کو ہی برداشت کرنے ہونگے۔ (9)۔ اُمیدوار موسم کے مطابق اپنے کپڑے (گرم و سرد) وغیرہ ضرور ساتھ لائیں۔

(10)۔ یہ کورس چار سال کا ہوگا اور بعد تکمیل کورس معلمین کا تقرر مستقل گریڈ میں ہوگا۔

نصاب:

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ میڈیم اردو ہوگا۔ ٹیسٹ کا پیٹرن Short answer type/objective ہوگا۔

سلیبس تحریری:- کتاب دینی معلومات (بطرز سوال جواب)، نصاب وقف نو (17 سال تک کی عمر کے لئے)، معلومات عامہ۔

سلیبس زبانی:- ناظرہ قرآن کریم، حفظ سورتیں آخری 10، اُردو انگریزی ریڈنگ، جماعتی معلومات

نوٹ:- مزید معلومات کے لئے اُمراء کرام، دفتر سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

خط و کتابت کے لئے پتہ

OFFICE PRINCIPAL JAMIA TUL MUBASHIREEN

GUEST HOUSE , SIVIL LINE QADIAN , 143516

Disst :- GURDASPUR (PUNJAB) INDIA

Ph:-01872-222474 Mob:- 09417950166

FLAT FOR SALE

White Avenue, Near Mohalla Ahmadiyya Qadian

Valued By: Tamirat Department. Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian

Covered Area: 1125 Sq Ft. (Fully Completed)

(2 Bed rooms, 1 Living room, 1 Bath room, 1 kitchen)

(14'x14' 20'x21' 10'x12' 12'x12')

Value Ground Floor: 13,79500/-

Ist Floor: with 150 Sq Ft. with Balcony 13,99500/-

Contact: 9815340778, 0044-7404528275

e-mail: sonybuttar1@hotmail.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222:

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ضروری اعلان بابت رشتہ ناطہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مرکز قادیان میں الحمدللہ۔ایک دفتر رشتہ ناطہ قائم ہے جو اصلاح وارشاد مرکزیہ کے تحت کام کرتا ہے۔پورے ہندوستان کی جماعتوں سے شادی کے قابل احمدی بچے ،بچیوں کے کوائف منگوائے جارہے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ

’’شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح وارشاد قادیان میں انڈیا کی تمام جماعتوں کے شادی کے قابل لڑکے اور لڑکیوں کے کوائف کمپیوٹر میں محفوظ ہونے چاہئیں‘‘۔

اس ہدایت کی تکمیل میں فوری کوائف مرکز میں ارسال کریں۔کوائف میں لڑکا/لڑکی کا نام،ولدیت ،عمر ،قد،تعلیم ،قوم ،آمدن ،فون نمبر وغیرہ درج ہوں۔لیکن بعض جماعتوں نے صرف لڑکے اور لڑکیوں کے نام لکھ کر بھجوائے ہیں۔لڑکا/لڑکی کا فوٹو بھجواتے وقت احتیاط سے کام لیں اور لفافے پر لفظ **’’ذاتی‘‘** ضرور لکھیں۔

آج کل نئی نسل کی تربیت کے لحاظ سے بہت فکر پیدا ہورہی ہے۔ماں باپ کا اور انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو سمجھائیں کہ احمدیوں کی شادی احمدی گھرانوں میں ہی ہوتی ہے۔نافرمانی کرکے غیر احمدی یا غیر مسلم گھرانے میں جن لوگوں نے شادی کی ہے ان کی زندگیاں پُرسکون نہیں رہیں اور نہ ہی اُن کی اگلی نسل پختہ طور پر احمدیت پر قائم رہ سکی۔

رشتہ ناطہ کا کام بہت اہم وضروری ہے اس طرف خصوصی توجہ دی جائے۔جماعتوں میں رشتہ ناطہ کے کام کو مقامی طور پر تیز کرنے کے لئے اس شعبہ کو فعال کیا جائے۔چونکہ یہ کام سیکرٹریان اصلاح وارشاد کے ذمہ ہے ۔امراء کرام صدور صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان اپنی اپنی جماعت اور اپنے علاقہ کی جماعتوں کا جائزہ لے کر اس کام میں تیزی لائیں۔اور آئندہ اس تعلق میں اپنی رپورٹ اصلاح وارشاد مرکزیہ شعبہ رشتہ ناطہ میں بھجوایا کریں۔جزاکم اللہ

اس شعبہ رشتہ ناطہ کا ای میل اور فون نمبر درج ذیل ہیں۔اس پر رابطہ براہ راست کیا جاسکتا ہے۔

PH.NO OFF: 01872-222763, MOBILE NO: 09417680593

E.MAIL:rishtanaataqdn@gmail.com

(صدر رشتہ ناطہ کمیٹی قادیان)

صدقۃ الفطر وفطرانہ کی شرح

الحمدللہ امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مورخہ 21.7.12 سے شروع ہونے والا ہے۔جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کیلئے فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ (یعنی رائج الوقت میٹرک سسٹم) کے مطابق قریباً دوکلو 750 گرام) مقرر کی گئی ہے۔ایسے افراد جن کی مالی حالت اچھی ہے۔انہیں پوری شرح کے مطابق صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے۔نیز جو افراد پوری شرح سے ادا نہیں کرسکتے وہ نصف شرح سے فطرانہ ادا کرسکتے ہیں۔

چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات کے غلہ (گندم، چاول) کی شرح مختلف ہے۔اس لئے مقامی طور پر مقررہ شرح (دوکلو750 گرام غلہ) کے مطابق فطرانہ کی ادائیگی کریں۔

قادیان ومضافات پنجاب کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی شرح اڑتیں روپے مقرر کی جاتی ہے۔

صدقۃ الفطر کی مجموعی وصول شدہ رقم میں سے 1/10 حصہ مرکز میں جمع ہونا چاہیئے۔بقیہ 9/10 مقامی مستحقین وغرباء میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔جس جماعت میں غرباء مستحقین نہ ہوں اس جماعت کی جملہ وصول شدہ رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم دیگر مقامی ومساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جلسہ پیشوایان مذاہب سورو اُڈیشہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۶ اپریل 2012 کو جماعت احمدیہ سورو نے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا۔جلسہ کی شروعات نماز تہجد سے ہوئی جس میں انصار، خدام و اطفال نے شرکت کی۔نماز فجر اور درس کے بعد جماعت احمدیہ کیرنگ محمود آباد سے آئے ہوئے خدام نے سرکاری میڈیکل کالج میں وقار عمل کیا۔مرکزی مہمان مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ۔مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب۔مکرم مولانا عنایت اللہ منڈاشی صاحب نے شام پانچ بجے جلسہ میں شرکت کی۔اس موقع پر ضلع کلکٹر منی سماج کے پریزیڈنٹ،سکھ دھرم کے لیڈر، عیسائی مذہب کے فادر،سوروتھانہ انچارج کے ایس ایچ او، اور تحصیلدار و سورو کے ایم ایل اے صاحب نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔معزز مہمانان کرام نے جلسہ کا نہایت اچھا اثر لیا۔الحمدللہ۔

(عبدالودود خان صدر جماعت احمدیہ سورو،اُڈیشہ)

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مستقل پروگرام
ہندوستانی وقت کے مطابق

جمعہ	لقاءمع العرب	**10.25**
	یسرناالقرآن	12:00 PM, 6:00 PM,11:00AM, 6:30AM
	Beacon of Truth	1:00 PM
	فقھی مسائل	5:00 Pm, 2 :00 AM
	خطبہ جمعہ	**5:30 PM Live,** 8:30 PM, 2:30 AM
	ترجمۃ القرآن کلاس	8:30
ھفتہ	Faith Matters	1:00 PM
	خطبہ جمعہ	8:00 AM, 4:25 PM, 4:20 AM
	راہ ھدیٰ Live	**9:00 AM, 9:30 PM, 2:30 AM**
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	**12:00 PM, 6:00 PM,11:00 PM, 6:30 AM**
	جماعتی خبریں	**1:30 PM, 2:00 AM**
	Story Time	**2:00 PM, 5:40 PM, 4:00 AM**
	مجلس عرفان	**2:30 PM**
	انتخاب سخن	**6:30 PM**
اتوار	مجلس عرفان (انگریزی)	**4:30 AM**
	خطبہ جمعہ	8:40 AM, 6:30 PM, 4:25 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	یسرناالقرآن کلاس	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 PM
	وقف نو کلاس	**12:30 PM, 8:30PM, 11:50 PM**
	Real Talk	**1:00 AM**
	Faith Matters	**1:30 PM**
	خطبہ جمعہ (ملیالم)	**8:00 PM**
	Story Time	
سوموار	وقف نو کلاس	**6:50 AM**
	Real Talk	9:30 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	الترتیل	12:00 PM,6:00 PM,11:00 AM,6:30 AM
	جماعتی خبریں	1:30 PM
	فرنچ ملاقات	**2:30 PM**
	خطبہ جمعہ	8:30 PM
	راہ ھدیٰ	9:30 PM, 2:00 AM
منگل وار	لقاءمع العرب	10:25 AM
	یسرناالقرآن کلاس	12:00PM, 6:00PM, 11:00AM, 6:30 PM
	مجلس عرفان انگریزی	2:30 PM, 4:30 AM
	Real Talk	6:30 PM
بدھ	انتخاب سخن	4:30 AM
	لقاءمع العرب	10:25 AM
	الترتیل	12:00 PM, 6:00 PM, 11:00 AM, 6I30 AM
	Real Talk	1:30 PM, 1:00 AM
	مجلس عرفان اردو	**2:30 PM**
	فقھی مسائل	**8:30 PM, 5:00 AM**
	Faith Matters	9:30 PM
جمعرات	فقھی مسائل	8:00 AM
	Faith Matter	9:30 AM, 1:00 AM
	لقاءمع العرب	**10:25 AM**
	Beacon of Truth	**1:30 PM, 6:30 PM, 4:30 AM**
	ترجمۃ القرآن کلاس	**2:30 PM, 10:30 AM, 2:30 AM**
	انتخاب سخن	9:30

منجانب: نظارت اصلاح وارشاد (مرکزیہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 5 July 2012 Issue No : 27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S. $: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

انسان کبھی خدا کا قرب حاصل نہیں کرسکتا جب تک اقامت صلوٰۃ نہ کرے

باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب اکیلے پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے

نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ آسمان انسان پر جھک جاتا ہے۔ ہر احمدی کو اس کی اہمیت کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 جون 2012 بمقام مسجد بیت الرحمن واشنگٹن ڈی سی۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم اس شخص کے ماننے والے ہیں جسے اُس نے دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجا۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے ایسے ہیں جن کے قول وفعل میں تضاد ہے۔ باوجود اس کے کہ ایسے لوگ خاندانی احمدی ہیں اور تاریخ احمدیت میں ان کے بزرگوں کے واقعات درج ہیں تب بھی یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کمزور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد طبیعتوں میں انقلاب پیدا کرکے 1400 سال میں جن اندھیروں نے دلوں پر قبضہ کرلیا تھا ان کو روشنی میں بدلنا تھا۔ ہمارے آباو اجداد نے یہ انقلاب اپنے اندر پیدا کیا اور اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں میں ہم آہنگی پیدا کی لیکن اگلی نسلوں میں وہ معیار نہیں۔ ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے کہ کیا ہم نے وہ معیار حاصل کئے ہیں جو ہمارے بڑوں نے حاصل کئے تھے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے عمل واعتقاد میں تضاد تو نہیں ۔ ہم شرائط بیعت پر عمل کررہے ہیں یانہیں۔ یہ جائزے ہمیں ایمان میں ترقی اور عمل و اعتقاد میں ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے ضروری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج میں اسی بات کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کروں گا اور یہ چیز نماز ہے قرآن مجید نے اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ شرائط بیعت کی تیسری شرط میں فرماتے ہیں ۔۔۔سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔

فرمایا صرف یہی نہیں کہ نمازیں پڑھیں بلکہ خدا کے حکم کے مطابق پڑھیں۔ سورۃ بقرہ میں ایمان بالغیب کے بعد نماز ہی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انسان کبھی خدا کا قرب حاصل نہیں کرسکتا جب تک اقامت صلاۃ نہ کرے۔

فرمایا باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب آنحضرتؐ نے ۲۷ گنا زیادہ بیان فرمایا ہے۔ اس لئے سوائے نہایت اشد مجبوری کے نماز باجماعت ہی ادا کرنی چاہیئے۔ فرمایا اللہ کے فضل سے امریکہ میں مساجد کی طرف توجہ ہے لیکن اس کا فائدہ تبھی ہے کہ جب اس کا حق بھی ادا کیا جائے اور وہ باجماعت نماز کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔

بہت سے لوگوں کے لئے کام کی وجہ سے مشکل ہے مگر عشاو مغرب کیلئے تو وہ آسکتے ہیں۔ سب کے پاس تقریباً سواریاں ہیں۔ اگر ان کو اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر استعمال کیا جائے تو آپ کے دین ودنیا دونوں سنور جائیں گے۔ مجبوری میں گھروں میں بھی باجماعت نماز ہوسکتی ہے ۔ اس سے بچوں کو بھی توجہ ہوگی۔ بچپن سے اگر عادت ہوگی تو بڑے ہوکر یہ عادت پختہ ہوجائے گی۔ صبح اٹھنے کی وجہ سے ان میں اعتدال پیدا ہوگا۔ فرمایا نماز کے مقابل پر دنیاداری کو اختیار کرنا بے وقوفی ہے۔ چھٹی کے دن زیادہ سے زیادہ مسجد جایا جائے۔ بگڑے ہوئے بچوں کو بھی سدھارنے کا ذریعہ یہی ہے کہ ان کو خدا کا حق ادا کرنے کی عادت ڈالی جائے اور اس کا ذریعہ نماز ہے۔

فرمایا میرا تجربہ ہے کہ تفریح کی جگہوں پر اگر نماز پڑھی جائے تو اس کا اردگرد کے معاشرے پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس سے تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔ کسی احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ انقلاب عبادت کا حق ادا کئے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطی**۔

حفظ کے معنے ہیں باقاعدگی کے ساتھ نگرانی کی جائے۔ صلوٰۃ وسطی کے معنے یہ ہیں کہ ہر وہ نماز جو مصروفیات کے دوران آئے اس کی حفاظت کرنی ہے نمازوں میں سستی فرمانبرداروں کی فہرست سے نکال دے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وقوموا للہِ قانتین**۔ یعنی اللہ کے فرمانبردار ہوکر کھڑے ہو جاؤ۔ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ پھر یہ نمازیں تمہاری حفاظت کرنے والی بن جائیں گی۔ فرمایا جن گھروں میں نمازوں کی نگرانی ہوتی ہے ان کے رنگ ہی اور ہوتے ہیں۔ نماز کے وقت دنیاوی کاموں کی طرف توجہ نہیں ہونی چاہیئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ میں اس طرف بار بار توجہ دلاتا ہوں۔ ایم ٹی اے کی نعمت ہمارے پاس موجود ہے اس سے خلیفہ وقت کی آواز گھر گھر پہنچتی ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص اس آواز کو بے دلی سے سنتا ہے تو وہ اس عہد کو پورا کرنے والا نہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ یہ اطاعت سے نکلنے والے عمل ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فویل للمصلین**۔ یعنی ان نمازیوں کیلئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اگر کوئی شخص جس نے مجھے نہیں مانا اور غلطی کرتا ہے تو بیشک وہ معافی کے قابل ہے لیکن مجھے ماننے والے جو ایک عہد بیعت کرتے ہیں پھر اس کی تعمیل نہیں کرتے وہ زیادہ پوچھے جائیں گے۔

فرمایا بڑے چھوٹے مرد عورتیں سب اپنی ذمہ داری کو سمجھیں بعض مجھے دُعا کیلئے لکھتے ہیں۔ میں ان کو خود دُعا کرنے کیلئے کہتا ہوں جب تک خود کوشش نہیں کریں گے دعائیں اثر نہیں کریں گی فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے جو جماعت قائم کی تھی وہ خدا سے تعلق پیدا کرنے والی تھی۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں پیر پرستی ختم کرنے آیا ہوں۔ تم پیر بنو پیر پرست نہ بنو۔ آج کل کے نام نہاد پیروں کی طرح نہیں۔ یہ خود بھی نماز نہیں پڑھتے اور اپنے مریدوں کو بھی پڑھنے نہیں دیتے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں نے ایسا پیر نہیں بننا۔ ہم نے اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ فرمایا ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا بلکہ ہمارے عمل اور دعائیں دنیا میں انقلاب لائیں گی۔ اس کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ سب احمدیوں کا رخ ایک طرف ہوگا تو یہ دعاؤں کے دھارے انقلاب لانے والے ہوں گے۔ ہر احمدی اپنی اور اپنی اولاد کی نمازوں کی طرف توجہ دے تا ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے **واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون**۔ یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے والا بننا ہے تو نمازوں کی حفاظت کی کوشش کرنی ہوگی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف وحضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ فرمایا ’’یقینا یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا‘‘

(کشتی نوح صفحہ ۲۱۔۲۲)

نیز فرمایا نماز کیا چیز ہے وہ دُعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو...... لیکن جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے..... باقی اپنی تمام عام دُعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کرلیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز ونیاز کا کچھ اثر ہو۔‘‘

(کشتی نوح صفحہ ۸۷)

فرمایا پس یہ حقیقت ہے جو نمازوں میں ہمیں حاصل کرنی ہے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوجاتے ہیں۔ نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ آسمان انسان پر جھک جاتا ہے۔ ہر احمدی کو اس کی اہمیت کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ نماز کا ذوق اور حضور بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دُعا سکھائی۔

اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشنا سا ہے تو ایسا شعلہ نُور اِس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہوجائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں‘‘۔ خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نمازیں نصیب کرے۔ آمین۔

❀❀❀